جوانی کی بربادی

محمد فیض احمد اویسی رضوی

ادارہ تالیفات اویسیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

جوانی کی بربادی

از

شمس المصنفین، فقیہ الوقت، فیضِ ملت، مفسرِ اعظم پاکستان، صاحبِ تصانیفِ کثیرہ

حضرت علامہ ابوالصالح مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللّٰہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علی من لانبی بعدہ!

آج کا جوان جوانی ملتے ہی بجائے اسکی قدرو قیمت بڑھانے کے اسے نہ صرف ضائع کرتا ہے بلکہ اسے تباہ و برباد کرکے رکھ دیتا ہے۔ اس کے تباہی و بربادی کے کئی اسباب ہیں جو سب کو معلوم ہیں منجملہ ان کے استمنا و جلق اور اغلام ہے۔ فقیران کے لغوی معنی کے بعد اس کی طبی، ڈاکٹری اور شرعی تفصیل عرض کرتا ہے۔ ممکن ہے کسی جوان کو اپنے حال پر رحم آجائے۔ یادرہے کہ "الاستمنا والجلق" کے معنی اپنے ہاتھ کی رگڑ سے منی کا نکالنا ہے جسے عرف عام میں "مشت زنی" اور ہاتھ گھسانا کہتے ہیں۔ اغلام اپنے ہم جنس یعنی لڑکا لڑکے کے ساتھ ایسے بُرے فعل کا ارتکاب کرنا ہے۔ یہ ہرسہ افعال جس قدر کثرت سے ہمارے ملک میں رائج ہیں اس سے بڑھ کر ان کے نقصانات ہیں۔ اعضائے تناسل میں ان افعال سے اس قدر کثیر نقصانات واقع ہوتے ہیں، جن کی انتہا نہیں۔ جیسے اور جس طرح ان کا اثر ہوتا ہے۔ تفصیل آئیگی۔ (انشاء اللہ)

ان ہرسہ افعال کے نقصانات قریب قریب ایک سے ہی ہیں، ان کو تین حصوں میں منقسم کیا جاسکتا ہے۔ (۱) عضو ناقلۃ المنی (قضیب) پر ان کے اثرات (۲) اندرونی اعضائے تناسل پر (۳) دیگر اعضائے بدن پر۔

ان میں سے ہر ایک کی تفصیل آگے چل کر عرض کروں گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

جلق واستمناء اوراِغلام (لواطت)

تینوں کام قطعِ نظر نوجوان کی جانسوزی کے شرعاً بھی سخت سزا ہے اور آخرت کا عذاب سوا۔ اِسی لئے نوجوان خود کو قابو رکھنے کی کوشش کرے اور ان چند اُمور پر عمل کرنے کی کوشش کرے جنہیں فقیر آگے چل کر عرض کرے گا۔ اس طرح سے نہ صرف اس کی جوانی کی خزاں، بہار سے تبدیل ہو جائے گی بلکہ بڑھاپے تک جوانی جیسے مزے پائے گا اور آخرت میں اجروثواب بیشمار۔

وما توفیقی الاباللّٰہ العلیٰ العظیم وصلی اللّٰہ علی حبیبہ الکریم الامین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

۱۴ جمادی الاوّل ۱۴۱۱ھ

آغاز

فقیر رسالہ کا آغاز "سفیرِ اسلام" حضرت علامہ مولانا محمد عبدالعلیم صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر سے شروع کرتا ہے۔

قادر قدیر نے اپنی قدرت سے مرد کا آلۂ تناسل (ذَکَر) ایک (نَلکی) جوہرِ لطیف عورت کے خزانہ تک پہنچانے کے لئے بنایا ہے یہ ایک اسفنج (SPONGE) کا سا بناؤ اپنے اندر رکھتا ہے، جس کے سبب وقتِ ضرورت یہ بڑھ سکتا ہے اور ضرورت پوری ہونے کے بعد یہ گھٹ جاتا ہے۔ اس کی تھوڑی سی تشریح اور دیکھ لو تا کہ آئندہ جو بات ہمیں بتانی ہے اور جس مصیبت پر ہمیں آگاہ کرنا ہے وہ بآسانی سمجھ میں آجائے۔

پورے جسم کے تین حصّے الگ الگ خیال میں لو (۱) سَر (۲) درمیانی جسم (۳) جڑ۔ جڑ سے سر کی جڑ تک تمام جسم اسفنج کی طرح خانہ دار بنا ہوا ہے۔ جس کے سبب وہ آسانی سے پھیل اور سمٹ سکتا ہے، اس کے خانے پٹھوں، موٹی رگوں اور باریک باریک رگوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ یہ رگیں اور پٹھے (VEINS AND MUSCLES) شاخ در شاخ ہو کر تمام جسم کے خانوں میں پھرتے ہیں۔ جا بجا ان میں تھوڑے تھوڑے گوشت کے ریشہ بھی ہیں جسم کے اوپر کی طرف دو خاص جھلّیاں ہیں جو اوپر نیچے واقع، اس جھلّی میں پٹھوں کے باریک باریک تار اس کثرت سے ہیں کہ ان کا شمار دشوار۔ سیون کی طرف ایک باریک پٹھا ہے جو زندگی کی روح کو یہاں لاتا ہے، اس میں بھی پٹھوں کے باریک باریک تار موجود ہیں۔

سَر: یہ بھی اسفنجی صورت کا بنا ہوا ہے۔ اس میں بہت باریک باریک خون کی رگیں ہیں اور پٹھوں کے نہایت نازک باریک باریک تار جن میں احساس کی قوت سب سے زیادہ۔ یہ تمام پٹھے کمر اور دماغ سے ملے ہوئے ہیں، گویا ان کو بجلی کی تاروں کی طرح سمجھو، اُدھر دماغ میں خیال پیدا ہوا، اِدھر ان اعصاب نے اپنا کام شروع کیا، دماغ سے خواہش اور ارادہ کا ظہور فوراً اُدھر محسوس ہوا اور کمر سے ان پٹھوں کے لگاؤ نے جسم کو تنا رکھا۔ یہ سب کچھ اس لئے بتایا گیا کہ صرف اتنی بات سمجھ میں آجائے کہ اگر ان پٹھوں اور رگوں پر کوئی غیر معمولی دباؤ پڑے، یا یہ تار کسی طرح خراب ہو جائیں تو دماغ تک اس کا اثر پہنچے گا۔ کمر بھی اس کی تکلیف کو محسوس کرے گی، یہ بات تو تمہیں معلوم ہی ہے کہ رگڑنے سے رطوبت (گیلا پن) کم ہوتی اور خشکی آتی ہے یہ خشکی کھجلی اور بڑھاتی ہے، کھجلانے اور بار بار رگڑنے سے کھال دُکھ جاتی ہے اور خون فوراً اس طرف دوڑ آتا ہے (جہاں چاہو بدن میں کھجا کر دیکھ لو) اور اگر زیادہ سہلاؤ گے، کھجاؤ گے وہاں کچھ ورم بھی ہو جاتا ہے۔

اب سنو! عورت کے جسم میں قدرت نے ایسی رطوبتیں پیدا فرمائی ہیں جن کے سبب اگر چہ مرد کا جسم رگڑ ضرور کھاتا ہے، لیکن نہ کوئی خراش پیدا ہوتی ہے نہ دُکھن، خون کا اس طرف دوڑ کر آنا ہیجان کو بڑھاتا ہے لیکن اندر کی رگوں اور پٹھوں پر کوئی ایسا ناگوار بار نہیں پڑتا جس سے اندر کسی قسم کی سوجن پیدا ہو، اور تکلیف پہنچے۔ اس کے بالمقابل دنیا کی تمام لیس دار رطوبتوں میں کوئی رطوبت تیل ہو یا صابن، ویسلین ہو یا گھی ہرگز وہ کیفیت نہیں پیدا کرسکتی، جو اس قسم کے رگڑ کی تکلیف سے بچائے، اور عورت کے مخصوص جسم کے سوا انسانی جسم کا کوئی حصّہ بھی ایسا نرم نہیں، جو اپنی خراش سے مرد کے جسم کو محفوظ رکھ سکے۔

ہاتھ اور ہاتھ میں بھی ہتھیلیوں اور انگلیوں کی کھال ویسے ہی سخت پھر دُنیا کے کام کاج میں مصروف رہنے والے مردوں کی کھال اور زیادہ سخت، ہاتھ اس جسم نازک سے چھیڑ چھاڑ کر کے اس نازک جھلی کو سخت دُکھ پہنچاتا ہے، وہ باریک باریک رگیں اور پٹھے بھی اس سختی کو ہرگز برداشت نہیں کر سکتے، خواہ کیسی ہی رطوبتیں اور چکناہٹ کیوں نہ استعمال میں لائی جائیں، رگیں اور پٹھے اس خراش سے اس قدر جلد اثر لیتے ہیں کہ ورم پیدا ہوتا ہے اور ایک بار اپنے ہاتھوں اس بے بہا دولت کو برباد کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حس بڑھ کر بار بار ہاتھ اس کام کی طرف بڑھتا ہے وہی ایک کھجلی کی سی کیفیت بار بار طبیعت کو ابھارتی ہے اور دو تین بار (معاذ اللہ) ایسا کیا گیا تو وہی ورم مستقل صورت اختیار کرتا ہے، نرم و نازک رگیں دب کر رگڑ کھا کر سُست ہو جاتی اور پٹھے اس قدر ذی حس ہو جاتے ہیں کہ رفتہ رفتہ معمولی رگڑ سے بھی ہیجان ہو کر وہ انمول مادہ یونہی پانی کی طرح بہہ جاتا ہے۔ رگوں کی سُستی، پٹھوں کی خرابی، جسم کی حالت کو بگاڑتی ہے۔ اسفنجی قسم کے اجسام کے دبنے سے سب سے پہلا جو اثر ہوتا ہے وہ جڑ کا کمزور اور لاغر ہو جانا ہے۔ اس کے علاوہ درمیانی حِصّہ جسم میں بھی جہاں جہاں رگیں اور پٹھے زیادہ دب جائیں گے وہ ہموار نہ رہے گی، اور جسم ٹیڑھا ہو جائے گا، رگیں جو ان اسفنجی خانوں میں ہیں، ان کے دبنے سے خون اور روحِ حیوانی کی آمد کم ہوگی، رگیں پھیل نہیں سکیں گی، لہٰذا اسفنجی جسم بھی نہ پھیل سکے گا، سختی جاتی رہے گی، جسم ڈھیلا اور بیحد لاغر ہو جائے گا۔ اس کے بعد خواہ کتنی بھی کوشش کیوں نہ کی جائے، جسم کی ترقی ہمیشہ کے لئے رُک جاتی ہے اور اپنے ہاتھوں کے اس کرتوت کے سبب یہ جسم عورت کے قابل رہتا ہی نہیں اگر کوئی بے زبان عصمت وعفت کی دیوی ایسے شخص کے سپرد کر دی گئی تو عمر بھر اپنی قسمت کو روئے گی۔ اور یہ بدنصیب حقیقۃً اس کو مُنہ دکھانے کے قابل نہ ہوگا۔ اس لئے کہ اوّل تو اس سے مل ہی نہیں سکتا اور اگر کسی ترکیب سے مل بھی جائے تو مادّہ سے اولاد پیدا کرنے کے اجزاء مر چکے ہیں، اب اسے اولاد سے ہمیشہ کے لئے مایوس ہو جانا چاہیے اگر اس عادت خبیثہ کو اور جاری رکھا گیا تو کھال کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے اور حس اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ معمولی کلپ دار کپڑے کی رگڑ سے بھی انسانی جوہر برباد

ہو جاتا ہے، پٹھوں کا حس اس قدر خراب ہو جاتا ہے کہ (دماغ سے تعلق رکھنے کے سبب) اِدھر دماغ میں خیال آیا اُدھر مادّہ ضائع ہوا۔ یہ وہ نازک حالت ہے کہ اس جسم خاص کی ان خرابیوں کے سبب تمام جسم انسانی کی مشین خراب ہو جاتی ہے۔ ابھی تم نے دیکھا کہ ان پٹھوں کا تعلق دماغ سے ہے ان کی خرابی سے دماغ خراب ہوا، تمام جسم کی طاقتیں دماغ کی تابع اس کی خرابی سے تمام قوتیں خراب، نظر کمزور ہو گی، کانوں میں شائیں شائیں کی آوازیں آئیں گی، مزاج میں چڑچڑا پن ہوگا، خیالات میں پریشانی بڑھتے بڑھتے دماغ بالکل نکما بنا دے گی، اور اپنے ہاتھوں اس جوہر کو برباد کرنے کا نتیجہ جنون ہے۔

تم نے پہلے باب میں مطالعہ کیا کہ یہ جوہرِ لطیف خون سے بنتا ہے اور خون بھی وہ جو تمام بدن کے غذا پہنچانے کے بعد بچا، بس اگر اس مادّہ کو اس کثرت کے ساتھ برباد کیا گیا کہ خون کو بدن کے غذا پہنچانے کا بھی موقع نہ ملا، قلب میں ٹھہر ہی نہ سکا، کہ اس طرح نکال دیا گیا۔ تو قلب کمزور ہو گا دل دھڑکے گا، ذرا سا پتہ کھڑکا اور اختلاج شروع ہوا۔ دل پر تمام بدن کی مشین کا دار و مدار، جسم کو خون نہ پہنچا، روز بروز کمزور اور لاغر ہوتا گیا۔ بلکہ اگر یہ کثرت اس حد کو پہنچی کہ خون بننے بھی نا پایا تھا کہ نکلنے کی نوبت آئی تو جگر کا فعل خراب ہوا، گردوں کی گرمی دُور ہوئی معدہ پر اثر پڑا، وہ خراب ہوا، بھوک کم ہوئی، ضعف نے ایسا آدبایا کہ چند قدم چلنا مشکل، نہ دن کا چین رہا نہ رات کا آرام، رات کو سوئے آرام کے لئے۔ خیالات پریشان نے کبھی کوئی تصویر پیش کی اور کبھی ویسے ہی کہ بیان تک نہیں، کیا ہوا وہی کر دکھایا، جو اپنے ہاتھوں سے کیا جا رہا، صبح اُٹھے تو بدن سُست ہے، جوڑ جوڑ میں درد ہے آنکھیں چپکی ہوئی ہیں، اس لئے کہ ان کے عضلات بھی خاص جسم کے عضلات کے ساتھ ساتھ کمزور ہوتے گئے۔ سونا آرام کے لئے نہ تھا، جسم محسوس کر رہا ہے کہ اسے سخت تکلیف ہے، یہ سب کیوں ہوا صرف اس لئے کہ اپنے ہاتھوں اپنا خون بہایا گیا، یہ ہمارا کہنا جس طبیب سے چاہو دریافت کرو، جس ڈاکٹر سے چاہو مشورہ لے لو، وہ بھی یہی بتائے گا جو ہم نے کہا۔

ایک مشہور ڈاکٹر اپنی تالیف میں لکھتا ہے کہ جسے "زرد" "دُبلا"۔ "کمزور" وحشیانہ شکل وصورت کا پاؤ، جس کی آنکھوں میں گڑھے پڑ گئے ہوں۔ پتلیاں پھیل گئی ہوں، شرمیلا ہو، تنہائی کو پسند کرتا ہو، اس کی نسبت یقین کر لو کہ اس نے اپنے ہاتھوں اپنا خون بہایا ہے۔

ایک زبردست تجربہ کار، طبیب، اعلیٰ درجہ کے معالج، اپنی تحقیق اس طرح شائع فرماتے ہیں کہ "ایک ہزار تپ دق کے مریضوں کے اسباب مرضِ دِق پر غور کرنے سے یہ ثابت ہوا کہ ان میں سے ۱۸۶ عورتوں سے کثرت کے ساتھ ملنے کے سبب اس مرض میں مبتلا ہوئے۔ ۱۴۴ صرف اپنے ہاتھوں اپنی قوت کے برباد کرنے کے سبب، باقی دوسرے امور بعض اسباب سے۔ ۱۴۴ پاگلوں کا امتحان کرنے سے معلوم ہوا کہ ان میں سے ۲۴ صرف اپنے ہاتھوں اپنے جسم خاص کے پٹھوں کو

خراب کرنے کے سبب پاگل ہوئے اور باقی ایک سو ۱۰۰ دوسرے ہزاروں اسباب کے سبب۔

یہ آپ نے ابھی اس سے پہلے پڑھ لیا کہ جب مادّہ مخصوص پتلا ہوجاتا اور تھوڑی تھوڑی رطوبت اکثر نکلتی اور بہتی رہتی ہے، تو نالی میں اس رطوبت کے رہنے اور سڑنے کے سبب بسا اوقات زخم پڑ جاتے ہیں وہ زخم بڑھتے بڑھتے بڑا قُرحہ ڈالتے ہیں۔ اوّل اوّل پیشاب میں معمولی جلن ہوتی پھر مواد آنا شروع ہوتا اور جلن بڑھتی ہے یہاں تک کہ پُرانا سوزاک ہوکر انسانی زندگی کو ایسا تلخ بنادیتا ہے کہ اس وقت آدمی کو موت پیاری معلوم ہوتی ہے۔

اسی طرح ضائع کرتے کرتے مادّہ رقیق ہونے کے سبب خود بخود بلا کسی خیال کے پیشاب کے بعد یا پہلے یا پیشاب میں ملا ہوا نکل جائے گا۔ اس مرض کا نام جریان ہے جو تمام خرابیوں اور بہت سے شدید ترین امور کی جان۔

خود کردہ را علاجے نیست

اگرچہ اس غلط کاری کے سبب جسم میں ایسی خرابیاں پیدا ہوجاتی ہیں کہ اصلی حالت پر آنا اور پھر وہی ابتدائی کیفیت پانا دشوار ہی نہیں یقیناً ناممکن ہے، اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ خدارا بچو، ہوشیار رہو، جنونِ جوانی میں اپنے پیروں پر آپ کلہاڑی نہ مارنا، ورنہ عُمر بھر پچھتاؤ گے اس وقت ہمارا کہنا یاد آئے گا۔ سر پکڑ کر روؤ گے، اپنی جان کو کھوؤ گے، مگر

ع پھر پچھتاوت کیا ہوت جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت

آج ہی سنبھل جاؤ، اس بلا کے قریب بھی نہ پھٹکو، ہوشیار ہوشیار، اپنے آپ کو سنبھالو، ذرا صبر کرو۔

ہم تمہارے والدین سے کہتے ہیں کہ جلد تمہارا باقاعدہ نکاح کردیں، اور اگر وہ دیر کریں تو تمہیں اجازت ہے کہ تم خود بول اٹھو، یا خود کسی مناسب جگہ نکاح کرلو۔ لوگ اس کو بے حیائی کہیں مگر ہم نہ کہیں گے اس ناپاک عادت سے تو بچو گے، جان سے تو ہاتھ نہ دھوؤ گے۔

اگر خدانخواستہ نصیبِ دشمناں کوئی شخص اس بُری عادت کا شکار ہوچکا ہے تو اسے ہمارا دردمندانہ، مخلصانہ مشورہ کہ خدارا اشتہاری دواؤں کی طرف مائل نہ ہونا۔ نظر بھر کر بھی نہ دیکھنا، یہ دوسرا زہر کا پیالہ نہ پیے۔ جو ہونا تھا ہولیا، سب سے پہلے سچے دل کی توبہ کرو، اور پھر کسی اچھے تجربہ کار تعلیم یافتہ طبیب کے پاس جایئے، بغیر شرمائے اسے اپنا سارا کچا چٹھا سنایئے اور جب تک وہ بتائے باقاعدہ پورے پرہیز کے ساتھ اس کا علاج عمل میں لایئے، امید ہے کہ کچھ نہ کچھ مرہم پٹی ہوجائے (انشا اللہ)۔

ہم نے دیکھا کہ مبارک دینِ اسلام نے تمہیں سب سے پہلے یہ تعلیم دی کہ خدا کو شاہد و موجود جانو۔ آج دنیا سے

چھپ کر برائیاں کر بیٹھتے ہو یہ سوچو کہ وہ تو دیکھ رہا ہے، اس سے بچ کر کہاں جائیں گے۔ اس نے زِنا کو حرام کیا۔ اس کی سزا بتائی، اس نے لواطت کو حرام کیا، اس پر سزا معین فرمائی کہ اس دنیا میں یہ سزائیں دی جائیں تو آخرت کے عذاب سے بچ جائے، لیکن اپنے ہاتھوں اس انمول خزانہ کو برباد کرنا ایسا سخت گناہ ٹھہرایا گیا کہ دنیا کی کوئی سزا بھی ایسے شدید جُرم کے لئے کافی نہیں ہوسکتی، جہنم کا دردناک عذاب ہی اس کا معاوضہ دنیا میں اس فعل ناپاک کے مرتکب کی صورت پر خدا کی ہزاروں لاکھوں پھٹکاریں۔

نَاكِحُ الْيَدِ مَلْعُوْنٌ۔

(الدر المختار، جلد 3، صفحہ 371)

یعنی ہاتھ کے ذریعہ اپنی قوت کو نکالنے والا ملعون ہے۔

اس پر برہان قاطع ودلیل ساطع اور قیامت میں ان زانیوں سے زیادہ سخت عذاب جن پر دنیا میں حد نہ قائم کی گئی، لِللہ اس عذاب سے بچنا اور دنیا و آخرت کو تباہ نہ کرنا۔

اپنے ہاتھوں اپنے گلے پر عورتوں کی چُھری

قلم حیا کے سبب اشک ندامت بہاتا ہے، زبان کہتے ہوئے لڑکھڑاتی ہے، دنیا اس کو بے حیائی سے تعبیر کرے۔ مگر یہ حیا کا سبق ہے، بے حیائی و بے غیرتی کو ناپید کرنے کے لئے یہ دردِ دل کا بیان ہے، مداوا کی غرض سے کہنا ہے اور کیا کہنا ہے؟ وہی ایک خطاب ہے جو نوجوان مردوں سے تھا۔ اِن عصمت کی دیویوں، ان نرم ونازک گلاب کی پتیوں سے، جن کو زمانہ کی بادِ سموم کملانے کے لئے تیار ہے جن کا چمن ابھی بہار دکھانے بھی نہیں پایا، ہمیں ڈر ہے کہیں خزاں کا شکار نہ ہو جائے اس لئے کہ جھونکے آرہے ہیں، فیشن پرستی اور نام نہاد آزادی، حقیقتاً گناہوں کی زنجیروں میں گرفتاری اور پابندی نے ان کی تباہی اور بربادی کا بیڑا اٹھایا ہے، یورپین خواتین کے حالات سے عبرت لو۔

نئی تہذیب کی ہوا، بقیہ ممالک کے طبقۂ نسواں کو بھی اُسی طرف دھکیلے جارہی ہے۔ عفت وعصمت، شرم وغیرت آج یورپ کے زنانہ بازاروں میں ڈھونڈھے سے بھی نہیں ملتی، مصر وشام کے علاقوں میں ناپید ہوتی جارہی ہے۔ بچی کچھی تھوڑی سی ہندوپاک کی گلیوں یہاں کے کوچوں اور محلوں، بلکہ بعض مکانوں چہار دیواروں میں کہیں کہیں نظر آجاتی، کیا وہ وقت بھی آنے والا ہے کہ ہم اس گرانمایہ کو یہاں بھی نہ پائیں گے۔ نوخیز نوجوان غیر محرم لڑکیوں میں آتے جاتے ہی نہیں بلکہ ہنسی دل لگی بھی کرتے ہیں، حالانکہ آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ابنِ اُمِ مکتوم رضی اللہ عنہ جیسے نابینا کو بھی گھر کی چہار

دیواری میں اپنی ازواج کے سامنے نہ آنے دیا۔

نظریں اٹھنے لگیں حالانکہ ربّ دو جہاں نے اپنے کلام میں فرمایا،

يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ

ترجمہ: عورتوں کو حکم دیجئے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں۔ (پارہ۱۸،سورۃ النور، آیت ۳۱)

سر سے آنچل ہٹنے لگے، بدن کھلنے لگے، حالانکہ ربّ نے:

وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ

ترجمہ: اور وہ دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں۔ (پارہ۱۸،سورۃ النور، آیت ۳۱)

کہہ کر اُن کی شرمیلی حیاؤں کو جتایا۔

پیاری بیٹیو! عزیز بہنو! تم کو بھی خدا نے وہی قیمتی جوہر عطا کیا، جو نوجوان مردوں کو دیا گیا۔ بیشک اس کا بیجا استعمال تمہاری جانوں کو بھی اسی طرح ہلاکت میں ڈال دے گا، جیسے مردوں کی جانیں ہلاک ہوتی ہیں، یقیناً تمہارے ذمہ بھی قتل کا الزام اسی طرح آئے گا جیسے مردوں کے سَر آتا ہے بیشک تم کو بھی اپنی جان سے اسی طرح ہاتھ دھونا پڑے گا جیسا کہ بعض مَردوں کا حشر ہوتا ہے۔

سُن لو! سُن لو! وہ زبردست گناہ جس کی سزا سو دُرّہ، جس کی سزا قتل، جس کی سزا پتھروں سے ہلاک کیا جانا، اسلام نے، یہودیت نے، عیسائیت نے، اور دنیا کے ہر مذہب نے مقرر کی، تمہارے لئے بھی ویسا ہی بڑا گناہ ہے جیسا مَردوں کے لئے۔

ہاں ہاں! تم ذرا غور سے اس حدیث کو پڑھو، سیّدالمرسلین خاتم النبیین ﷺ فرماتے ہیں:

فالعين زناها النظر ، والرجل زناها المشى ، والأذن زناها السماع ، واليد زناها البطش ، واللسان زناه الكلام ، والقلب يتمنى ويشتهي ويصدق ذلك أو يكذبه الفرج

(المستدرك على الصحيحين للحاكم ، كتاب التفسير ،الباب تفسير سورة النجم، الجزء 8،الصفحة434 ، حديث3711)

(كنزالاعمال ،الباب الجزء 5، الجزء 5، الصفحة320)

یعنی غیرمحرم کی طرف دیکھنا آنکھ کا زِنا ہے، پیروں سے اس کی طرف چلنا پیر کا زِنا، کانوں سے اس کا کلام سننا کان کا زِنا، ہاتھوں سے اسے پکڑنا ہاتھ کا زنا، زبان سے اس کے ساتھ باتیں کرنا زبان کا زنا، دل میں اگر غیرمحرم کے ناجائز ملاپ کی تمنّا ہو تو دل کا زنا اور شرمگاہ اس کی تصدیق کرے گی یا اسے جھٹلا دے گی۔

یعنی اگر شرمگاہ تک نوبت پہنچی تو یہ سب گناہ و بدکاری کے بڑے سخت گناہ کے ساتھ مل کر بڑے بن جائیں گے۔

کیا تم نے سنا ہے، حدیث میں آیا ہے سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا:

لعن الله الناظر والمنظور إليه

(السنن الکبریٰ للبیهقی ،الباب الجزء 7، الجزء 7، الصفحة99)

(شعب الایمان للبیهقی ، کتاب التاسع والثلاثون من شعب الایمان،الباب فصل فی الحمام، الجزء 16، الصفحة290،حدیث7538)

(کشف الخفاء ،الباب الجزء 2، الجزء 2، الصفحة408)

(تذکرة الموضوعات، الباب تذکرة الموضوعات ، الجزء 1، الصفحة10)

یعنی خدا غیر محرموں کو دیکھنے والوں اور جن کی طرف دیکھا جائے ان پر لعنت اور پھٹکار بھیجتا ہے۔

خدائے قدوس نے اپنے نبی کریم ﷺ سے تمہارے بارے میں یوں فرمایا ہے:

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۪ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۪ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؕ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

ترجمہ: (یارسول اللہ ﷺ) اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور وہ دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگھار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی مِلک ہوں یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگھار اور اللہ کی طرف توبہ کرو اے مسلمانو سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔ (پارہ۱۸،سورۃ النور، آیت ۳۱)

یہ اتنا زبردست ہدایت نامہ تمہارے ہی حق میں نازل ہوا، تم کو اس قدر احتیاطیں کیوں بتائی گئیں؟ اس لئے کہ تم پر نسلِ انسانی کی بقاء وتحفظ کا دارومدار ہے، تم میں اگر ذرا سی بھی کوئی خرابی آئی تو نسلیں کی نسلیں اور قومیں کی قومیں تباہ و برباد ہو جائیں گی۔ تمہاری عادتیں اور تمہارے اَخلاق تمہاری اولاد میں فطرۃً اثر کرنے والے ہیں، تم جس طرح سدھاؤ گی وہ

اسی طرح سدھیں گے۔ جس حال میں تم کو دیکھیں گے، اسی کی نقل وہ بھی کریں گے، تم پڑھ لو، اچھی طرح، سمجھ لو کہ عفت وعصمت جیسا قیمتی زیور اور جواہرات اخلاق میں اس سے بہتر جوہر دنیا کے پردہ پر کوئی نہیں۔

تمہیں تو ایسی تہمت اور فتنہ کی جگہ سے بھی بچنے کی ضرورت ہے، حدیث میں آیا:

اتقوا مواضع التہم۔

یعنی اس جگہ سے بچے ہی رہو جہاں تہمت لگنے کا اندیشہ ہو۔

تمہیں پہلے ہی سے بتایا گیا ہے:

لاینحلون رجلا و المرأة الاکان ثالثھا الشیطان۔

یعنی ہوشیار رہنا! مرد وعورت اگر تنہائی میں کسی جگہ ہوتے ہیں تو اُن میں تیسرا ایک شیطان ضرور ہوتا ہے۔

یہ یاد رکھو کہ شیطان وہی ہے جو بُرائی کی طرف لے جاتا ہے۔

الشَّیْطَانُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَأْمُرُکُم بِالْفَحْشَاءِ

(سنن الترمذی، کتاب تفسیر القرآن عن رسول الله، الباب ومن سورة البقرة، الجزء 10، الصفحة 248، حدیث 2914)

یعنی شیطان محتاجی کی طرف بلاتا اور بے حیائی کے بیہودہ کاموں ہی کا حکم کرتا ہے۔

مَرد تو مرد عورتوں کے ساتھ بھی ایسی خلوت کہ وہ تمہارے چھپے ہوئے بدن کو دیکھیں، تمہارے لئے ممنوع، بلکہ حدیث میں صاف آیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اور مردوں عورتوں کے لئے ایک حکم سنایا۔

لَا یَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلَی عَوْرَۃِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْاَۃُ اِلَی عَوْرَۃِ الْمَرْاَۃِ وَلَا یُفْضِی الرَّجُلُ اِلَی الرَّجُلِ فِی ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَلَا تُفْضِی الْمَرْاَۃُ اِلَی الْمَرْاَۃِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

(صحیح المسلم، کتاب الحیض، الباب تحریم النظر الی العورات، الجزء 2، الصفحة 238، حدیث 512)

(سنن الترمذی، کتاب الادب عن رسول الله، الباب فی کراھیة مباشرة الرجال الرجال والمراة المراة، الجزء 9، الصفحة 479، حدیث 2717)

یعنی: کوئی مرد کسی عورت کے سِتر کی طرف اور کوئی عورت کسی مرد کے سِتر کو نہ دیکھے اور ایک مرد دوسرے مرد کے ساتھ اور ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑا اوڑھ کر نہ لیٹیں۔

قربان جایئے! اس طبیبِ اُمّت، حکیم ملت، نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے جنہوں نے عورت کو عورت کے ساتھ بھی ایک بستر پر ایک چادر میں راحت کرنے سے منع فرمایا۔ مردوں میں جس طرح اس حرکت سے قوم لوط کے ناپاک عمل کا اندیشہ ہے،

عورتوں میں بھی اسی فتنہ کا ڈر ہے اور جو نقصان طبّی و دینی مردوں کی اس ناپاک حرکت سے پیدا ہوتے ہیں، وہی عورتوں کی شرارت و خباثت سے ہویدا ہوتے ہیں۔ جس طرح مرد کے جسم کے لئے عورت کے جسم خاص کے سوا دوسری کوئی چیز مناسب ہو ہی نہیں سکتی، فطرت کے قاعدہ توڑنے کا نتیجہ اگر مردوں میں یہ ہوگا، کہ جسم خاص کی رگیں پٹھے دب کر ہمیشہ کے لئے خراب و برباد ہو جائیں۔ عورت کا جسم اس سے بھی زیادہ نازک و لطیف و ذرا سی بیجا رگڑ اور ناموزوں حرکت سے عمر بھر کے لئے بالکل نکما ہو جائے گا۔ اپنے ہاتھ کی انگلیاں یا اور کوئی چیز یا محض اوپری رگڑ اور غیر معمولی حرکت جسم کی حالت ہر صورت میں تباہ کرنے والی، اور عمر بھر کے لئے بیکار بنانے والی، پہلا صدمہ نرم و نازک جھلی میں خراش پیدا کر کے ورم لائے گا۔ اس ورم کے سبب بار بار خواہش پیدا ہوگی، بار بار کی حرکت سے مادّہ نکلتے نکلتے پتلا ہوگا اور دماغ کے پٹھوں پر اثر پہنچ کر خفقان و جنون کے آثار نمودار ہوں گے۔ دوسری طرف اپنا خون اس انداز سے بہانے کے سبب قلب کمزور ہو، بیہوشی کے دورے پڑیں، وہ جن اور بھوت پریت جو رات دن گھر گھر آفت ڈھاتے رہتے ہیں، یہ پتلا مادّہ ہر وقت تھوڑا تھوڑا رِستے رِستے مقام کو گندا بنا کر سڑائے گا، اس میں زہریلے کیڑے پیدا ہوں گے زخم بھی ہو جائے تو کچھ تعجب نہیں، پیشاب کی جلن اس کی خاص علامت، مادّہ کا ہر وقت بہنا، تمام پٹھوں اور عضلات کو ڈھیلا بنا کر معدہ، جگر، گردہ سب کا فعل خراب کرے گا اور "سیلان الرحم" (لیکوریا Leucorrhoea) کا مرض جو اس زمانہ میں بلائے عام اور وبائے خاص بنا ہوا ہے، گھر کرے گا، آنکھوں میں حلقہ، چہرہ پر بے رونقی، ہر وقت کمر میں درد، بدن کا لجلجا پن، ذرا سے کام سے چکرانا، دل گھبرانا، بات بات میں چڑچڑا پن، تمام بدن کا ہر وقت نڈھال رہنا، آخر خفیف حرارت کا بڑھتے بڑھتے پرانا بخار بننا، اور تپ دق کے مرضِ لاعلاج میں گرفتار ہو کر موت کا شکار ہونا اس ناپاک حرکت کے نتائج ہیں۔ بعض بے سمجھ مَردوں کی طرح شاید اس خبیث عادت میں مبتلا عورتوں نے بھی یہ خیال کر رکھا ہوگا کہ اس میں کوئی گناہ نہیں۔ حاشا حاشا یوں کہو کہ غیر محرم سے ملنا ایسا گناہ جس کی سزا سو دُرّہ یا سنگساری، کہ اس گناہ کے سبب اگر یہ سزا دُنیا میں مل گئی تو آخرت کے عذاب سے نجات ہوئی مگر اپنے آپ یا دوسری عورتوں کے ذریعہ شرمناک صورت اختیار کرنا ایسی سخت مصیبت میں ڈالتا ہے کہ اس کی سزا کے لئے دنیا کا کوئی بدترین عذاب بھی کافی نہیں ہو سکتا، اس کے لئے جہنم کے وہ دہکتے ہوئے انگارہ اور دوزخ کے وہ ڈراؤنے زہریلے سانپ اور بچھو ہی سزا ہیں جن کی تکلیف جاری اور باقی رہے۔

حضور سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا:

السحاق بين النساء زنا بينهن

(المعجم الكبير للطبراني ، الباب الجزء 5، الجزء 15، الصفحة 439)

(کنزالاعمال ،الباب الجزء 5، الجزء 5، الصفحة316)

(مجمع الزوائد ،الباب الجزء 6، الجزء 6، الصفحة256)

(مسند الشاميين للطبراني ، كتاب ماانتهى الينا من مسند بشر بن العلاء اخي عبدالله،الباب ماانتهى الينا من مسند مكحول الشامي، الجزء 9، الصفحة334،حديث3331)

یعنی عورتوں کا آپس میں (خاص صورت) ملنا ان کا آپس میں زِنا ہے۔

پھر تاکید فرمائی کہ:

لَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا فَإِنَّ الزَّانِيَةَ هِيَ الَّتِي تُزَوِّجُ نَفْسَهَا

(سنن ابن ماجه ، كتاب النكاح،الباب لانكاح الا بولي، الجزء 5، الصفحة489،حديث1872)

(سنن الدارقطني، كتاب النكاح، الجزء 5، الصفحة326،حديث3581)

یعنی نہ عورت عورت کے ساتھ مقاربت کرے نہ عورت اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو خراب کرے کیونکہ جو عورت اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو خراب کرتی ہے وہ بھی یقیناً زانیہ ہی ہے۔

غیب کی خبریں لانے والے، چھپی باتیں بتانے والے اور آئندہ واقعات سنانے والے آقا ﷺ اِس زمانہ کا نقشہ کھینچ کر بتا گئے۔ آج ہم اَحکامِ دین بتانے میں شرمائیں تو یہ شرم نہیں بے حیائی ہے۔

جو اس کو چھپانا چاہیں وہ بے حیا کل خدا کو کیا مُنہ دکھائیں گے۔ دیکھو! دیکھو! اس زمانہ کا پورا خاکہ دیکھو! ایک ایک بات کو برابر کرلو اور خدا کے غضب اور عذاب سے ڈرو۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں:

عشر خصال عملها قوم لوط بها أهلكوا وتزيدهاأمتي بخلة إتيان الرجل بعضهم بعضا ورميهم بالجلاهق والخذف ولعبهم بالحمام وضرب الدفوف ، وشرب الخمور ، وقص اللحية ، وطول الشارب والصفير والتصفيق ، ولباس الحرير ، ويزيدها أمتي بخلة إتيان النساء بعضهن بعضا

(کنزالاعمال ،الباب الجزء 5، الجزء 5، الصفحة317)

یعنی: دس عادتیں ہیں جنہیں قومِ لوط نے اختیار کیں اور اسی لئے وہ ہلاک کردی گئی۔ میری اُمت اُن دس پر ایک اور زیادہ کرے گی (۱) مَردوں کا مردوں کے ساتھ بدفعلی کرنا۔ (۲) غلیل بازی کرنا۔ (۳) گولیاں کھیلنا۔ (۴) کبوتر بازی کرنا۔ (۵) ڈھول باجے بجانا۔ (۶) شرابیں پینا۔ (۷) داڑھی منڈاونا یا کتروانا۔ (۸) مونچھیں بڑھانا۔ (۹) سیٹی اور تالی بجانا۔ (۱۰) مَردوں کا ریشم پہننا اور میری اُمت ایک عادت اور زیادہ کرے گی کہ عورتیں عورتوں سے خاص طریق پر ملیں

گی۔

آج اور لوگوں کو خبر ہو یا نہ ہو، مگر ہم جانتے ہیں۔ واقعات ہمارے سامنے ہیں کہ لڑکیوں کے بعض مدرسوں میں کیا ہو رہا ہے ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ گھر کی چہار دیواریوں میں بند ہو کر، کوٹھریوں میں چھپ چھپ کر کس طرح نسلِ انسانی کا خون بہایا جا رہا ہے۔

اِس کی تفصیل کے لئے فقیر اُویسی غفرلہ کے رسالہ کالج اور لڑکی کا مطالعہ فرمایئے۔

تقریرِ صاحب روح البیان رحمۃ اللہ علیہ

قرآن وحدیث کے ارشادات کی ترجمانی کا حق جس طرح حضرت امام محمد اسمٰعیل حقی حنفی علیہ الرحمۃ نے تفسیرِ روح البیان میں ادا کیا ہے یہ انہی کا حصّہ ہے، فقیر نے اس کا ترجمہ ''فیوض الرحمٰن'' کے نام سے تیس (30) جلدوں میں لکھا ہے۔ اِسی سے ایک تقریر ملاحظہ ہو۔

قرآن مجید: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مشت زنی (Masturbation) کی یوں مذمت فرمائی ہے کہ انہیں حد سے تجاوز کرنے والا بتایا، چنانچہ فرمایا:

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝

ترجمہ: وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔ (پارہ ۲۹، سورۃ المعارج، آیت ۳۱)

فائدہ: لواطت اور جانوروں سے وطی اور زِنا اسی حد سے تجاوز میں داخل ہیں۔

مسئلہ : بعض نے کہا کہ ہاتھ سے منی نکالنا (استمنا) بھی اسی میں داخل ہے۔ جیسا کہ اس کے شان نزول سے ثابت ہے۔ مروی ہے کہ بعض عربی سفروں میں مختلف طریق سے منی خارج کرتے تھے ان کے لئے یہ آیت نازل ہوئی۔

(روح البیان)

غلبۂ شہوت کو کمزور کرنے کا علاج خود حضور اکرم نے صلی اللہ علیہ وسلم بتایا، حدیث شریف میں ہے جو نکاح کی طاقت نہیں رکھتا اس پر لازم ہے کہ وہ روزے رکھے۔

فائدہ: اسی لئے مالکیہ نے استدلال کیا ہے کہ استمناً ہاتھ وغیرہ سے منی (Sperm) نکالنا حرام ہے. اس لئے کہ حضور نبی پاک نے صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کی طاقت نہ ہونے پر روزے رکھنے کا حکم فرمایا ہے تاکہ شہوت فرو ہو (جاتی رہے)۔ اگر استمناً مباح ہوتا تو اس کی طرف معمولی اشارہ فرماتے کیونکہ یہ نسبت روزے کے یہ آسان تر ہے۔

مسئلہ: بعض آئمہ نے استمنا کی اباحت بتائی ہے۔

مسئلہ: ''الخلاصہ'' کی روایت میں ہے کہ اگر روزے دار نے روزہ کی حالت میں ذکر کو ہاتھ سے بار بار ٹٹولنے سے منی نکالی تو اس پر کفارہ نہیں صرف ایک روزہ کی قضا ہے۔

فائدہ: اباحت کا فتویٰ حنابلہ کا ہے۔

مسئلہ: بعض احناف کے نزدیک شہوت کو فرو (ختم) کرنے کے لئے (نہ کرے گا تو زنا وغیرہ میں مبتلا ہو جائے گا) استمنا جائز ہے اور فرمایا:

أَرْجُو أَنْ لَا يَكُونَ عَلَيْهِ وَبَالٌ

(العناية شرح الهداية، كتا ب الصوم ،الباب مايوجب القضاء والكفارة، الجزء 3، الصفحة285)

یعنی اُمید ہے اس پر وبال (فی الآخرۃ) نہ ہوگا۔ (یہ کسی بعض کا خیال ہے ورنہ احناف کے نزدیک استمنا ناجائز ہے. شہوت کی تسکین سے بچنے کے لیے روزہ کے سوا اور کوئی بہتر تدبیر نہیں)۔

مسئلہ: (الاستمنا بالید) حواشی البخاری میں حرام لکھا ہے۔ جس کا ثبوت قرآن وحدیث میں ہے۔ استمنا بالید کا دوسرا نام ''جلق'' (Masturbation) ہے عموماً جوانی کے جوش وجنون سے اس بیماری میں بعض نوجوان مبتلا ہو جاتے ہیں۔ جس میں شرعی قباحت کے علاوہ جوانی کے لئے یہ بیماری بھی تباہ کن ہے۔ فقیر نے اس کی خرابیوں کے پیشِ نظر یہی رسالہ لکھا ہے ''استمنا وجلق'' عرف ''جوانی سوز بیماری'' اس کا مطالعہ نوجوانوں کو ضروری ہے۔

امام البغوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا استدلال:

امام بغوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا،

وَ الَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِم الى ان قال هُمُ الْعٰدُوْنَ

مفہوم: حلال طریقوں کے ماسوا باقی کا ارتکاب کرنے والے ظالم اور حد سے تجاوز کرنے والے ہیں یعنی حلال کو چھوڑ کر حرام فعل کرنے والے ہیں۔

فائدہ: امام البغوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ استمنا حرام ہے۔

استمنا بالید والوں پر عذاب: حضرت ابن جریج نے حضرت ابن عطا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ قیامت میں ایک قوم حاملہ ہو کر اُٹھے گی میرا گمان ہے کہ وہ یہی (استمنا بالید کا ارتکاب کرنے والے) ہوں گے۔

سزا یافتہ قوم: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کو عذاب میں مبتلا فرمایا جو اپنے مذاکیر(Penis)(عضوِ تناسل) سے کھیلتے تھے یعنی ہاتھ سے منی نکالتے۔

فائدہ: استمنا بالید کا ثبوت شرعی کسی کے متعلق مل جائے تو اس پر تعزیر جاری کی جائے جیسے بعض نے کہا۔

مسئلہ: بعض روایات میں ہے کہ یہ امام اعظم ابوحنیفہ و امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اس شخص کے لئے مباح ہے جسے فتنہ میں مبتلا ہونے کا خوف ہو یعنی زنا وغیرہ میں، ایسے ہی اپنی زوجہ اور کنیز کے ہاتھ سے منی کا نکلوانا مباح ہے۔ (بشرط فتنہ) لیکن قاضی حسین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایسا کرنا مکروہ ہے کیونکہ یہ عزل (منی خارج کردینا) کے معنیٰ میں ہے۔

مسئلہ: ''التاتارخانیہ'' میں ہے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ اس فعل سے ایک شر دوسرے شر سے نجات پا جائے گا (یعنی زنا کرنے سے حد پائے گا، یا سنگسار ہوگا) لیکن استمنا ایسی سزا سے بچ جائے گا۔

صاحب روح البیان قدس سرہٗ کا فیصلہ: صاحب روح البیان قدس سرہٗ کہتے ہے کہ جو تسکین شہوت پر مجبور ہو تو اس پر لازم ہے کہ وہ روزہ رکھے اگر اُس سے بھی شہوت کا جوش نہیں مرتا تو پھر ذَکر (عضو) کو پتھر مار کر بے کار بنادے جیسے بعض صلحائے متقین نے کیا جب ان پر شہوت کا غلبہ ہوا اس طرح سے زنا سے بچنا نصیب ہوگا۔ (اگرچہ یہ ائمہ ظواہر کے خلاف ہے لیکن حق زیادہ مستحق ہے کہ اس کی اتباع کی جائے لیکن حق وہ ہے جو ارشاد نبوی ﷺ ہے۔ یعنی روزہ رکھنا اگر کسی کا نفسِ شریر قابو میں نہ آئے تو پھر ورع و تقویٰ کے قریب تر وہی ہے جو ہم نے عرض کیا)

روحانی علاج از اُویسی غفرلہٗ

1) بچپن کسی نیک صالح انسان کی صحبت میں رہ کر اپنے مستقبل کو سنوارنے کی نصائح و مواعظ سے بہرہ ور رہیں۔ الحمدللہ فقیر کو بچپن میں والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت کے ساتھ نیک رفقاء کے ساتھ مواقع میسر آئے جس کی وجہ سے فقیر کا مستقبل سنورا۔

2) سن شعور سے چڑھتی جوانی تک بالخصوص آئندہ عموماً جنسی تصورات و خیالات تصور تک مٹا ڈالنا یہ کسی مرد مولیٰ کا کام ہے۔ ہمارے پیر و مرشد سیدنا محکم الدین سیرانی اویسی حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر ایسا مستحکم اور مضبوط تصور جمایا کہ عورت کے زمین پر قدم کے نشان سے بھی دور بھاگتے۔ آپ کو نکاح کا عرض کیا جاتا تو ایک عذر یہ بتاتے کہ اب فقیر میں منی نہیں ہے، اس کے دو معنیٰ ہیں (۱) منی کے عرفی معنی ہیں یعنی تصورات و خیالات کو مٹا کر اب اس حال میں ہوں کہ منی جسم میں ہے ہی نہیں (۲) معنی یہ ہے کہ میں نے منی (میں ہونا) کو ایسا دبایا ہے کہ اب میں نہیں ہوں، اسی کو علامہ ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ

اللہ علیہ نے بیان فرمایا ہے

؎ خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

3) بچپن سے روزے فرض، نفل کی عادت بالخصوص جوانی میں صوم داؤدی (ایک دن ناغہ کرکے) پر عمل جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

4) ٹھنڈا کھانا مرغن اور لذیذ اغذیہ سے دور رہنا یا سادہ خوراک وسادہ پوشاک۔

5) اُن اولیاء صالحین کے واقعات پڑھتے رہنا جن میں اس طرح کی پرہیزگاری کا بیان ہو۔ تبرکاً چند حکایات ملاحظہ ہوں۔

متقی طالب علم: جہانگیر کے زمانہ میں ایک دفعہ شاہی مستورات حضوری باغ میں تقریب کی تاریخ پر آئیں، حضوری باغ شاہی قلعے کے سامنے تھا اور ہر سال ایک تاریخ مقرر پر اس باغ میں رات کے وقت مستورات شاہی محلات سے آتیں اور سیر وتفریح کی صورت میں چند گھنٹوں بعد چلی جاتی تھیں۔ اسی باغ کے اندرونی جانب طلباء کے کمروں کی ایک لائن تھی اس وقت طلباء اور دیگر ہر قسم کے مردوں کو باہر جانے کا حکم ہوگیا اور سب چلے گئے، معمول کے مطابق مستورات اندر آگئیں اور سیر وتفریح کے لئے باغ میں مقررہ وقت گزارا، تو بادشاہ کی لڑکی جو نیک طینت اور صوفیانہ مزاج رکھتی تھی اس نے جب واپسی سے چند منٹ باقی تھے نماز کی نیت باندھ لی تاکہ کچھ نفل یہاں بھی پڑھ لوں۔

واپسی کی نوبت (نقارہ) نماز پڑھتے ہوئے بج گئی لیکن اسے معلوم نہ ہوا اور اس کی دو خاص خادمہ بھی یہ سمجھیں کہ شاید چلی گئی ہے اس خیال سے وہ بھی جلدی جلدی دوسری مستورات کے ساتھ نکل گئیں، نوبت بجتے ہی تمام طلباء اپنے اپنے کمروں میں آگئے اور گیٹ بند کردیا گیا کیونکہ رات کو گیٹ بند رہتا تھا۔

لیکن لڑکی نماز سے فارغ ہوکر جب گیٹ پر پہنچی تو اسے بند پایا، بہت گھبرائی چونکہ سردی کا موسم تھا اور شاہی مزاج تھا، حیرانگی کے عالم میں ٹھٹھری ہوئی محفوظ جگہ کی تلاش میں پھرنے لگی، گیٹ کے قریب ایک کمرے میں ایک طالب علم مٹی کے دیئے کی لو میں مطالعہ کررہا تھا طالب علم اسے سردی سے کانپتا ہوا دیکھ کر سمجھ گیا کہ شاہی محلات کی کوئی حسین وجمیل لڑکی باہر رہ گئی ہے اور اضطراب کے عالم میں ہے۔

طالب علم کتابوں والی پھٹی اور چراغ وغیرہ اٹھا کر باہر برآمدہ میں آگیا اور اشارہ سے لڑکی کو کہا کہ کمرہ تمہارے لئے

خالی ہے اور درویشانہ بستر میں سردی سے امن حاصل کرو۔ لڑکی سردی کی وجہ سے فوراً اندر چلی گئی، طالب علم چراغ پر مطالعہ کررہا تھا کہ دل میں شیطانی وسوسہ پیدا ہوا کہ ایک حسین وجمیل لڑکی تنہائی میں تیرے پاس موجود ہے کم از کم اس سے کوئی نہ کوئی بات چیت تو کرلے لیکن، دوسری طرف خوف خدا کے تحت یہ خیال آیا کہ اگر فعل شنیع کا ارتکاب ہوگیا تو اس کی سزا جہنم ہے اور جہنم کی آگ کون برداشت کرے گا۔

تو پھر دل میں سوچا کہ پہلے انگلی کو دیئے پر رکھ کر اس پر آزمائش کرلی جائے اگر انگلی نے برداشت کرلیا تو پھر مزید کام کروں گا اس خیال سے اپنی انگلی دیئے پر رکھی اور انگلی جلانے لگا، اندر سے لڑکی بھی یہ ماجرا دیکھ رہی تھی جب تمام انگلی جل گئی اور درد برداشت سے باہر ہوگیا تو دل میں کہنے لگا کہ یہ عذاب برداشت نہیں ہوگا، لہٰذا بدکاری سے باز رہنا بہتر ہے، کچھ دیر آرام لیا تو پھر وہی وسوسہ دل میں پیدا ہوا پھر اس نے دوسری انگلی دیئے پر جلادی، پھر کچھ دیر کے بعد تیسری، چوتھی، پانچویں انگلی بھی جلادی۔ گویا کہ اس نے موقعہ پانے کے باوجود بدکاری سے بچنے کے لئے ایک ایک کرکے اپنی انگلیاں جلانا شروع کردیں۔

یہ تمام ماجرا لڑکی بھی دیکھتی رہی، اتنے میں تلاش کرنے والے آدمی بھی پہنچ گئے اور انہوں نے طالب علم سے شہزادی کے متعلق پوچھا تو اس نے اندر اشارہ کیا۔ انہوں نے لڑکی کو سر کے بالوں سے پکڑ کر دو طمانچے لگادیئے اور بُرا بھلا کہتے ہوئے نہایت بے دردی کے ساتھ گھر لے گئے۔

شاہی محلات میں کہرام مچ گیا کہ شہزادی طالب علم کے کمرے سے نکالی گئی ہے، جس کی وجہ سے والدہ نے بھی اسے گلے نہ لگایا۔ صبح جب دربار سجایا گیا تو سب سے پہلے یہ ماجرا جہانگیر کے سامنے پیش ہوا۔

جہانگیر نے لڑکی کو حکم دیا کہ تو اپنی سزا خود تجویز کرے۔ لڑکی نے جواب دیا بتاؤ مجھے کس جرم کی سزا دیتے ہو، پہلے جرم ثابت کرو، پھر جو چاہو سزا دے دینا۔ بادشاہ نے کہا ثبوت کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ تجھے ایسی حالت میں لایا گیا ہے کہ ہر خاص وعام میں تیری بدکرداری کی شہرت ہوچکی ہے۔

شہزادی نے کہا میں اپنی پاک دامنی عفت اور عصمت میں دو ثبوت پیش کرسکتی ہوں۔

اول: میری دونوں خادماؤں سے پوچھئے کیا وہ مجھے نماز کی حالت میں چھوڑ کر گئی تھیں یا میں خود آنکھ بچا کر کہیں بھاگ گئی تھی اگر انہوں نے مجھے اس حالت میں چھوڑا تو پھر میرا کیا قصور ہے؟

دوم: اس طالب علم کا شیطانی حملہ سے بچنے کے لئے تمام انگلیوں کا جلادینا میری اور اس کی پاک دامنی کا بین ثبوت

ہے۔لڑکی کے اس ثبوت سے معلوم ہوتا ہے کہ عقلمند لڑکی بھی طالب علم کے انگلیاں جلانے والے معاملے کو سمجھ گئی تھی کہ وہ نفس پر قابو پانے کے لئے اپنے آپ کو اس مشقت میں ڈالے ہوئے تھا تا کہ وہ فعل شنیع سے بچ جائے۔

جب طالب علم کو شاہی دربار میں بلا کر انگلیاں جلانے کا حال پوچھا گیا تو طالب علم نے تمام واقعات سچ سچ بیان کر دیئے اور شہزادی کی پاک دامنی روز روشن کی طرح ثابت ہوگئی، ان کی ایمانداری پر آفرین کہتے ہوئے بادشاہ نے انہیں معاف کر دیا۔(سبحان اللہ! ایسے طلباء اور نیک طینت لڑکیاں اس وقت بھی موجود تھیں)۔

فائدہ: یہ حضرت مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ علیہ کے دارالعلوم کا ایک طالب علم تھا۔

وہ اپنے تقویٰ اور پرہیزگاری سے اس فعل بد سے بچ گیا اور سعادت ابدی وجنت وجنان کے مزے پا گیا۔

ایک اور طالب علم: ایک عورت اس پر فریفتہ ہوگئی اُسے گھر بلا کر زنا کے ارتکاب کا کہا۔طالب علم نے کہا: بیت الخلاء ہو آؤں وہاں جا کر اپنے تمام جسم سے گندگی آلود کر کے باہر آیا تو عورت کو نفرت ہوئی اُسے گھر سے بھاگ جانے کا کہا وہ طالب علم باہر چلا گیا اور گندگی سے پاک وصاف ہو کر مدرسے میں واپس لوٹا۔

حضور بابا فریدالدین گنج شکر قدس سرہٗ

مشہور ہے کہ آپ کے حسن وجمال پر ایک عورت فریفتہ ہوگئی، ایک دفعہ اس عورت نے اپنا ارادہ ظاہر کیا، آپ نے فرمایا کہ میرے میں کونسی خوبی پر دیوانی ہے، کہا آپ کی آنکھ مستانی ہے، آپ نے چاقو وغیرہ سے آنکھ نکال کر اسے دے دی اور آنکھ پر پٹی باندھ دی۔رات کو مرشد کریم قدس سرہٗ کو مٹھیاں بھر رہے تھے، آپ نے پوچھا آنکھ کو کیا ہوا ہے؟ عرض کیا آئی ہے، (یعنی مرض آشوب چشم سے متاثر ہے)۔مرشدِ کریم نے فرمایا ماجرا کیا ہے؟ تفصیل سنائی، مرشد نے فرمایا آنکھ آئی تو سو آئی ہے، اس ارشاد سے وہ آنکھ دوسری آنکھ سے ذرا بڑی اور خوب ہے۔سنا ہے آج تک آپ کی اولاد کا یہی حال ہے۔(واللہ تعالیٰ اعلم)

مشت زنی کی خباثت: یہ مرض قبیح دراصل مرض نہیں بلکہ عادت قبیح ہے۔اسے عام طور پر لوگ ''جلق'' کہتے ہیں۔صرف ہندوستان ہی نہیں بلکہ یورپ کے دیسوں میں بھی یہ فعل قبیح مروج ہے۔یورپ والے اس مرض جلق کو ''اُونے نیزم'' (Onanism) اور ''میسٹر بیشن'' (Masturbation) کے نام سے موسوم کئے ہوئے ہیں۔ اس فعلِ بد کا مرتکب سب سے پہلا ایک حبشی شخص تھا جس کا نام ''Oney'' تھا۔یہ فعل قبیح اس کی اختراع وایجاد ہوا اس کے بعد یہ عادت آہستہ آہستہ تمام دنیا کے گوشوں میں پھیل گئی۔

اس فعلِ بد کا مرتکب زیادہ تر نوجوان ہوا کرتا ہے۔ غیر شادی شدہ نوجوان، عین عالمِ عنفوان (عالمِ جوانی) میں جب شہوت(Lechery) سے مغلوب ہو جاتا ہے اور ایستادگی اسے قطعی بے چین کر دیتی ہے تو پھر وہ مجبوراً آہستہ آہستہ اس عادتِ بد کا مرتکب ہو جاتا ہے اور پھر دن میں کئی بار اس فعل کا عادی ہو جاتا ہے اور یہ علّت پھر تو زندگی بھر کی ساتھی ہو جاتی ہے۔ ایسے نوجوان چند سالوں کے بعد قطعی نا کارہ ہو کر رہ جاتے ہیں۔ آنکھیں اندر کو دھنس جاتی ہیں۔ چہرہ بے رونق اور سُتا ہوا دکھائی دینے لگتا ہے۔ زندگی سے مایوس ہو جاتے ہیں اور شادی کے نام سے بھاگتے ہیں۔ اگر زبردستی ایسے لوگوں کی شادی کر بھی دی جائے تو بیچاری غریب لڑکی عمر بھر اپنی بد نصیبی پر آنسو بہایا کرتی ہے۔ چونکہ اس فعلِ بد کے مرتکب کی ہاتھوں کی رگڑ سے عضوِ تناسل کی تمام رگیں مردہ ہو کر اُبھر آتی ہیں اور عضو مختصر اور پتلا ہو کر رہ جاتا ہے، جڑ کے پاس قضیب(Penis) سوکھ کر رہ جاتا ہے اور قضیب کی دو رگیں ڈورسل آرٹری اور ڈورسل وین جنہیں نیلے اور سُرخ رنگ کی رگیں کہتے ہیں، جن کے انتشار اور ہیجان اور روح وریح پیدا کرنے سے عضو میں سختی اور موٹائی پیدا ہوتی ہے۔ یہ دونوں رگیں مُردہ ہو کر اُبھر آتی ہیں جس سے ان کے افعال بھی خراب ہو کر رہ جاتے ہیں اور قضیب کی تندی، تیزی اور ایستادگی نیز موٹائی اور فربہی نیست و نابود ہو جاتی ہے اور ایسے نوجوان عین عالمِ شباب میں ہی متاعِ شباب لٹا بیٹھتے ہیں اور حسرت و یاس کی زندہ جیتی جاگتی تصویر بن کر رہ جاتے ہیں، بلکہ مادرگیتی پر یہ جیتا جاگتا پلندا ایک گندہ بوجھ بن کر رہ جاتا ہے۔

تجربہ شاہد ہے کہ بعض کی عمر چالیس اور پچاس سال تک پہنچ چکی ہوتی ہے مگر افسوس اس عمر میں بھی اعادہ فعلِ بد کرتے ہیں اور اس فعلِ بد کے مرتکب ہوا کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ یہ عادت اب چھوٹ نہیں سکتی۔ ان کی شادیاں ہوئیں بیویاں گھر میں موجود، مگر پھر بھی یہ مرد اس فعلِ قبیح کے مرتکب ہوتے ہیں۔

کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر ایک ماہ تک مسلسل کوئی نوجوان اس فعل کا عادی ہو جائے تو پھر زندگی بھر اس سے یہ عادت نہیں چھوٹ سکتی۔

اس بُری عادت میں وہی نوجوان گرفتار ہوتے ہیں جو بالعموم مخربِ اخلاق بیہودہ قسم کے عُریاں لٹریچرس کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو ''جنسی ترغیب'' دلانے والے فحش لٹریچرس زیادہ تر اس گناہ کے ذمہ دار ہیں۔ صرف ہندوستانی زبانوں میں ہی نہیں بلکہ سینکڑوں غیر ملکی فحش لٹریچرس بھی جرمنی اور انگلش زبانوں میں غیر ملکوں سے شائع ہوتے رہتے ہیں جنہیں پڑھ پڑھ کر نیک اور شرمیلے نوجوان بھی طرح طرح کے فعلِ قبیح اور عادتِ بد میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

غیر ممالک میں مشہور ''ترغیبِ جنسی'' کی کتب فرانس سے شائع ہوا کرتی ہیں جنہیں پڑھ کر انسان حیرت زدہ ہو کر رہ جاتا ہے یہی نہیں بلکہ شادی شدہ اشخاص بھی مرض نامردی میں بسا اوقات انہی فعلِ بد کی رہنمائی میں اپنی زندگی کا ماحول

تبدیل کردیتے ہیں اور آخرکار ان کی زندگیاں تیرہ وتاریک ہوکر رہ جاتی ہیں اور ایسے مردوں کی ستم ظریفیوں سے غریب بے زبان عورتیں بھی طرح طرح کے امراضِ رحم میں گرفتار ہوکر جلد اور قبل از وقت موت کے سنگلاخ پنجوں میں جکڑ جایا کرتی ہیں۔

میرے تجربات شاہد ہیں کہ میں نے ایسے بہت سے کیسس (CASES) دیکھے ہیں کہ مرد بازاری عورتوں سے سستے داموں مرض سوزاک خرید کر سانپ کی مانند اپنی بیوی کو بھی ڈس لیا کرتا ہے، جس سے غریب عورت مرضِ سیلان الرحم جیسے موذی مرض کا شکار ہوکر رہ جاتی ہے۔ مرد سے سوزاک (Gonorrhoea) کے جراثیم عورت کے رَحم (Womb) میں منتقل ہوجایا کرتے ہیں اور اس طرح مردوں کی پیشاب کی نالی کو چاٹ چاٹ کر اس میں زخم اور قرح ڈالتے رہا کرتے ہیں۔ اسی طرح غریب عفت مآب عورتیں اس لعنت زدہ مرض کا شکار ہوجایا کرتی ہیں اور غفلت کے باعث رفتہ رفتہ یہ عورتیں سیلان الرحم میں گرفتار ہوکر اپنی جوانی ختم کر بیٹھتی ہیں۔

پروفیسر فلیمنگ (Prof. Fleming) اور پروفیسر براؤن (Prof. Brown) نے ۹۰ فیصدی سیلان الرحم کی مریضاؤں کو مرض سوزاک کا باعث قرار دے رکھا ہے یعنی جس سے رحم میں سوزاک کے جراثیم ''بیسی لیس گونو کوکس'' (جو زیادہ تر عیاش) بلکہ ۱۰۰ فیصدی عیاش مزاج مردوں کے باعث داخل رحم ہوجایا کرتے ہیں۔ وہ آخیر میں مرض سیلان الرحم میں مبتلا ہوجایا کرتی ہیں۔ دیکھا آپ نے یہ ہے عیاش مردوں کی ستم ظریفیاں عزت مآب مظلوم عورتوں کے ساتھ میں۔

ہاں اور یہ امر بھی مسلم الثبوت ہے کہ بعض پرہیزگار مردوں کی بیویاں بھی اس موذی مرض سیلان الرحم میں مبتلا ہوجایا کرتی ہیں یہ کیوں؟ یہ صرف اس لئے کہ ان عورتوں کے رحم کے عضلات کمزوری اعصاب کے باعث ڈھیلے پڑ جایا کرتے ہیں اور کیستہ المنی (Sperm Bag) ڈھیلی ہوجاتی ہے جس سے انہیں ''سیلان منی'' یا ''سیلان الرحم'' کی شکایت ہوجایا کرتی ہے۔

مرض جلق میں زیادہ تر وہ نوجوان مبتلا ہوجاتے ہیں جو عنفوانِ شباب میں پہلا قدم رکھتے ہیں، تنہائی اور یکسوئی بھی اس فعلِ بد کی طرف اُکساتی ہے نیز جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں کہ مخرب اخلاق عشقیہ ناول یا گندہ و فحش قسم کے عریاں لٹریچرس وغیرہ اس عادتِ بد کے بانی ہوا کرتے ہیں۔

اور آج کل تو اس قسم کی خرابیوں کو پروان چڑھانے کے لئے درجنوں طریقے گھر بیٹھے تربیتی کورس جاری ہیں، بے غیرت مرد عورتیں ہر آن ہر لحظہ فحاشی و عریانی اور شہوت خیز باتیں سیکھ رہے ہیں۔ پھر ماں، بہن، بہو، بیٹی تک کو اپنی ہوس کا نشان بنانے میں دریغ نہیں کرتے (العیاذ باللہ) تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ ''ڈش کیبل کی تباہ کاریاں'' وغیرہ۔

جلق کی خرابی اور اُس کا علاج

جلق کا عادی باوجود اپنے مال کو ضائع کرنے کے بعد صحت جیسی نعمت سے محروم رہتا ہے، اور جب کسی طبیب کے پاس جاتا ہے تو چہرہ زرد سر جھکائے شرم کے مارے آنکھیں نیچے کئے بات کرتا ہے اگر کوئی بات پوچھو تو شرماتا ہے، بہت سے سوال و جواب کے بعد اِدھر اُدھر کی فضول باتیں بتا کر مشکل سے اصل مطلب کی بات کرتا ہے۔ جو نوجوان اپنی جوانی کا آخر وقت تک لطف حاصل کرنا چاہتے ہیں انہیں غیر فطری افعال جلق سے، اغلام سے، کثرتِ جماع سے پرہیز کرنا چاہیے، اگر خدانخواستہ نادانی سے کسی غیر فطری فعل کے نتیجہ میں کسی مرض کا شکار ہو چکے ہیں تو انہیں تباہ کرنے والی شرم کو بالائے طاق رکھ کر کسی لائق طبیب سے مشورہ کرنا چاہیے ورنہ حالات زیادہ بگڑ جانے پر مرض کو لا علاج بنالیں گے۔ جس سے نجات ناممکن ہوگی موجودہ زمانہ میں کسی اخبار یا رسالہ کو دیکھو اِنہیں امراض کا ذکر ہوتا ہے جو اس بات کی ضمانت ہے کہ مردانہ امراض جس قدر اس زمانہ میں عام ہیں پہلے کبھی نہ تھے۔ ان امراض کا بالکل سدّ باب نہ ہونے کی وجہ صرف یہی ہے کہ نہ تو مریض ہی مستقل علاج کراتا ہے اور نہ ہی طبیب صحیح طریق پر علاج کرتے ہیں۔ مریض چاہتا ہے کہ صرف دو تین دن میں ہی اُسے صحت جیسی بے بہا دولت مل جائے اسی لئے کبھی کسی طبیب سے کبھی کسی طبیب سے علاج کرا کر اپنے مرض کو اور مضبوط کر لیتا ہے جس سے چھٹکارا ناممکن ہو جاتا ہے۔

اصولِ علاج: ایسے مریضوں میں جو اپنے جوہر کو اپنے ہاتھوں ضائع کر کے مختلف امراض کا شکار ہو چکے ہوں نہایت احتیاط سے مریض کی حالت کے مطابق علاج کرنا چاہیے۔ بعض طبیب مریض سے ضعفِ باہ (مردانہ کمزوری) کا نام سنتے ہی فوراً مقوی و محرک ادویات دے دیتے ہیں جن سے ایک دفعہ تو قدرے فائدہ ہو جاتا ہے لیکن مستقل فائدہ نہیں ہوتا بلکہ یکا یک جوش سے جو محرّک اُدویہ سے پیدا ہوتا ہے ایک گونہ نقصان ہوتا ہے اور ضعفِ باہ کی دیگر حالتوں میں جن میں ساتھ جریان یا احتلام ہو مرض کو بگاڑ دیتا ہے۔ ان امراض میں ایسی ادویہ استعمال ہونی چاہئیں جو موجودہ عوارض کو دور کریں اور تلافی مافات بھی کریں یعنی اجتماع خون جو ناجائز یا غدہ قدامیہ میں بار بار کے امتلاء دم سے ہو چکا ہے اور ذکاوتِ حس کا باعث ہے اس کو تحلیل کر کے دور کرے اور اس جوہر کو جس کی کمی سے اعضائے رئیسہ خصوصاً دماغ حرام مغز جو اعصاب کے مراکز ہیں اور کمزور ہو گئے ہیں ان کی افزائش کرے۔ منی بھی ایک ایسا جوہر ہے جس سے جوانی قائم ہے یہ بجلی کا سا اثر رکھتی ہے جس کی موجودگی سے بدن میں چستی اور طاقت کی لہریں دوڑنے لگتی ہیں جس قدر یہ جوہر بدن میں زیادہ ہوگا اسی قدر طاقت اور سرور پیدا ہوگا اور امراض دور ہوں گے۔ کیونکہ تمام اعضاء کافی خوراک ملنے سے طاقتور ہوں گے۔ طبیعت کو

جو ہر ایک مرض کو دور کرنے کے لئے خود بخود کوشاں ہے کافی مدد ملے گی کیونکہ اس کی فوج جس کی مدد سے اس کو مقابلہ کرنا ہے یعنی خون بڑھ جائے گا اور امراض کا خاطر خواہ مقابلہ کر سکے گا۔ پس ایسی ادویہ ہی جو اس جو ہر کو اور خون کو زیادہ مقدار میں پیدا کر سکیں مفید ہو سکتی ہیں۔ خون بڑھنے سے طبیعت کی فوج میں اضافہ ہوگا اور جو ہر کی مثال فوج کی ورزش سمجھ لیجئے جس سے فوج طاقتور اپنے دشمن یعنی مرض کو اپنے ملک یعنی جسم سے نکال دے گی اور ملک یعنی جسم میں امن قائم ہو جائے گا۔ ہم نے اس غرض کو پورا کرنے کے لئے بہت سے امراض زنانہ و مردانہ پر تجربات کئے ہیں۔ مثال کے طور پر سیلان الرحم، دِقتِ حیض، کثرت حیض، بانجھ پن، اولاد پیدا نہ ہونا یا زیادہ پیدا ہونا یا پیدا ہو کر مختلف امراض سے فوت ہونا یا اولاد کا پیدا ہونا روک دینا یا کچھ عرصہ کے لئے روکنا یا لڑکیاں پیدا ہونا یا جھوٹا حمل ہونا۔ جریان، احتلام، ذکاوت حس، نامردی، سوزاک یا آتشک اور عورت کے پستان سخت کرنا، اندام نہانی کو سخت کرنا، وقتی امساک پیدا کرنا وغیرہ۔

صحت ہزار نعمت:(۱) صحت جیسی نعمت وہ حاصل کر سکتا ہے جو کہ بخیل اور تنگ دل نہ ہو۔ صحت کی قدر جانتا ہو اور اس کو بھی اعتدال پر رکھنے کا شائق ہو۔

(۲) مخدر و مسکر چیزوں مثلاً افیون چرس سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔

(۳) طب کے قانون سے خود واقف ہو یا کسی طبیب کے مشورہ پر عمل کرتا ہو۔

(۴) مستقل مزاج اور اپنے اندر عادات خواہشات کے دبانے کی پیدا کرتا ہو۔

(۵) کثرتِ جماع اور غیر فطری افعال سے بچیں کیونکہ جس چیز کو تم موہومی لذت پر قربان کرتے ہو وہی بہار جوانی ہے اور چراغِ زندگی اسی سے روشن ہے۔

(۶) رات کو جلدی سونا اور صبح کو جلدی بیدار ہونا صحت کی نشانی ہے۔

(۷) 20 سال سے کم عمر میں ہرگز جماع نہ کریں، اس سے وہ حرارت جو جوہر جوانی سے قائم ہے زائل ہو جائے گی (رات کو عورت کے ساتھ مت سونا ورنہ ضعف باہ بے حسی بے رغبتی پیدا ہو جائے گی۔

(۹) خوراک میں باقاعدگی اختیار کریں، ہلکی غذا اور سبزی ترکاری، تازہ پھل، دودھ، مکھن کا استعمال رکھیں۔

(۱۰) دل میں گندے خیالات کو جگہ نہ دیں، جسم نفسانیت کی بدعادات کا مرتکب نہ ہو۔

(۱۱) اپنی قسمت پر شاکر رہیں اور ہر وقت فکر و رنج میں گھلتے رہنا ٹی بی (Tuberculosis) (تپ دق) کی نشانی ہے۔

(۱۲) ایک خاص مقررہ وقت ہنسو مسکراؤ۔ وقت پر کھانا، وقت پر سونا، پرہیزگار بنو، ازدواجی زندگی میں اعتدال سے تجاوز نہ کرو کبھی بیمار نہ ہوگے، ہمیشہ کھانا بھوک سے کم کھاؤ۔

نوجوانوں کو سود مند نصیحتیں

نوجوانوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہوگا کہ جب قدرت نے جماع اور منی کے اخراج میں ایک خاص لذّت پیدا کر رکھی ہے تو پھر اس فعل سے اس قدر کیوں ڈرایا جاتا ہے اور اس فعل کو ادا کرنے پر مختلف امراض کیوں لاحق ہو سکتے ہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جنسی تعلقات ایک ایسی چیز ہیں اور انسان کی روح اس بات کی خواہشمند ہے کہ اسے ایک ایسا رفیق مل جائے جس سے وہ اظہارِ محبت کر سکے اس واسطے ہر ایک انسان محبت کا محتاج ہے اور مرد عورت کی اور عورت مرد کی محبت چاہتی ہے اس لئے نر و مادہ کا جفت ہونا ایک طبعی فعل ہے تاکہ وہ اپنی نوع کو قائم رکھ سکیں چنانچہ مشاہدہ ہمیں بتاتا ہے کہ ہر ایک حیوان جب جوانی کو پہنچتا ہے تو اپنی مادہ سے بقائے نوع کے لئے تناسلی کیفیت سے مستفید ہو کر آئندہ نسل کو بڑھانے کا ذمہ دار ہوتا ہے، اِسی طرح انسان کا اپنے جوڑے سے جفت ہونا بھی ایک قدرتی فعل ہے۔ جس طرح کھانا، پینا، سونا، جاگنا طبعی فعل ہیں، اسی طرح جماع بھی ایک طبعی فعل ہے۔ جس طرح سونے جاگنے کھانے پینے میں بے اعتدالی اِنسان کو مرکزِ صحت سے گرا کر مریض بنا دیتی ہے اِسی طرح سے جماع کی زیادتی یا کمی بھی انسان کو مرکزِ صحت سے گرا کر مختلف امراض کا شکار بنا دیتی ہے۔

انسان کو اپنی زندگی کے لئے ایسا طریق اختیار کرنا چاہیے کہ صحت اور تندرستی کے ساتھ دنیاوی لذّات سے لطف حاصل کرے۔ جماع اِس لئے نہیں کہ صرف اس سے لذّت ہی حاصل کرے بلکہ اس لئے کہ اس سے بقاءِ نوع قائم رہے، انسان اگر جماع کو چھوڑ دے تو نوعِ انسان کا خاتمہ ہو جائے، قدرت کا کوئی فعل عبث و بیکار نہیں ہے، ہر فعل کا کوئی نہ کوئی سبب ہے اور ہر ایک عضو کے ساتھ کوئی نہ کوئی فعل وابستہ ہے اور اعضائے تناسل کا فعل بھی ایک مخصوص حیثیت رکھتا ہے جو کہ عبث نہیں، اگر کسی عضو سے اس کا طبعی فعل نہ لیا جائے تو وہ ضرور بیکار ہو جاتا ہے لیکن اگر اس کے فعل میں زیادتی کی جائے تب بھی وہ ناکارہ ہو جائے گا اس لئے انسان کو اپنے تمام اعضاء سے اعتدال سے کام لینا چاہیے، پس فعل جماع کا حدِ اعتدال پر ہونا کوئی نقصان دہ نہیں اور اس فعل کو بالکل ہی چھوڑ دینا بھی خطرے سے خالی نہیں۔ کیونکہ جب قدرت نے ایک فعل کو انسان کے سپرد کیا ہے تو اس کو سرانجام نہ دینا بھی قدرت کے قانون کی خلاف ورزی ہے۔ جماع سے پرہیز کرنا یا کسی مجبوری کی وجہ سے عرصہ دراز تک جماع نہ کرنا نامردی کا موجب ہو جاتا ہے کیونکہ ایسی حالت میں اعضاء اپنے افعال

کو بھول جاتے ہیں اور اعضائے منی منی پیدا کرنا چھوڑ دیتے ہیں اور عضو کافی غذا حاصل نہ کر سکنے کے سبب کوتاہ اور لاغر رہ جاتا ہے اور حکیم زمانہ بقراط کا قول ہے کہ کسی عضو سے اعتدال سے کام اس کو فربہ اور طاقتور کرنا ہے اور اس کی بیکاری لاغری وسستی پیدا کرتی ہے۔ چنانچہ پہلے تو مجرد کی طبیعت کسلمند پژمردہ بدن بوجھل ہوگا اور مختلف امراض کی آماجگاہ بن جائے گا۔

قدرت نے ہر چیز کا جوڑا پیدا کیا ہے یعنی ایک نر اور ایک مادہ، قدرت کا اس فعل سے مدعا یہ ہے کہ سلسلۂ حیات اور نظام عالم کو قائم رکھا جائے۔ قدرت کی مخلوق تو بے انتہا ہے اور ہر ایک ذی حیات کے اندر مجامعت کی خواہش ہے خواہ ان کے جنسی تعلقات کسی رنگ میں کیوں نہ ہوں۔ مشاہدہ ہمیں بتاتا ہے کہ سلسلہ حیات کو قائم رکھنے کے لئے تناسل کا طریق بہت ضروری ہے اور وہ آلۂ تناسل پر موقوف ہے اگر وہ بیکار ہو جائے تو تناسل کا سلسلہ کیسے جاری ہو سکے گا؟

قوتِ جوانی کے اعضاء کی تفصیل

جسے جوانی حیوانی کہتے ہیں وہ چند اعضاء کی قوت وطاقت کا نام ہے اگر انسان ان پر کنٹرول کرے تو بوڑھا ہے تو نوجوان ہے اگر ان پر کنٹرول نہیں تو نوجوان ہے تو بوڑھا ہے۔ یاد رہے انسان کی مردانہ، زنانہ قوتیں خاص اس غرض کے لئے بنائی گئی ہیں کہ انسان اپنے بعد قائم مقام چھوڑے یعنی صحیح اور تندرست اولاد پیدا کرے۔ مولود کی صحت تندرستی، تعلیم واخلاق، معاشرت تمدن وغیرہ کا والدین ذمہ دار ہیں، جس جوڑے کی عام صحت اچھی ہوگی ان کی خاص قوتیں اپنی اصلی حالت پر ہوں گی۔ یعنی اعضاء تناسل میں کوئی بگاڑ نہ ہوگا۔ منی اپنی طبعی صورت پر ہوگی، اس جوڑے کی اولاد تندرست صحیح الجسم اور اچھی صورت والی ہوگی۔ اور عمر طبعی حاصل کرے گی۔ برخلاف اس کے جس جوڑے کے اعضائے تناسل میں نقص ہوں گے، اور ان کی صحت اچھی نہ ہوگی ان کی اولاد کبھی اچھی صحت والی اور تندرست صحیح الجسم اور طبعی عمر پانیوالی نہیں ہوگی۔ ملک کی بدقسمتی سے پاکستان میں ایسے افعال ذمیمہ بکثرت شروع ہوگئے ہیں جو مردانہ، زنانہ قوتوں کو سخت نقصان پہنچاتے ہیں۔ ملک کے نوجوانوں میں ایک فیصدی شاید ایسا شخص مل سکے گا جو ان افعال سے بچا ہوا ہو۔ ورنہ بارہ تیرہ سال کے ہوئے اور ''جلق'' لگانا شروع کر دیا۔ ''اغلام'' کی مشق شروع کر دی۔ مشکل سے اگر کوئی ان افعال ذمیمہ سے بچ گیا۔ تو جوان ہونے پر کثرت مباشرت کا شکار اور دلدادہ ہوگیا۔ امساک پیدا کرنے والی ادویات کا استعمال شروع ہوا اس سے مردانہ قوتوں میں بگاڑ ہونے کے علاوہ ان کی عام صحت بھی خراب ہو جاتی ہے اور زندہ درگور کے مصداق ہو جاتے ہیں۔

اِسی طرح عورتوں میں بھی بعض اس قسم کے ناجائز افعال جاری ہوگئے ہیں، جوان کی خاص قوتوں اور خاص اعضائے تناسل میں بگاڑ اور خراب وبرباد کرنے کے علاوہ ان کی خاص صحت جسمانی پر بہت برا اثر ڈالتے ہیں۔ پس جس جوڑے کی

عام صحت خراب اور برباد ہوچکنے کے علاوہ مخصوصہ قوتوں میں بھی نقص وبگاڑ ہوگئے ہوں، ان کے ملاپ سے جو اولاد پیدا ہوگی وہ کبھی عمر طبعی حاصل نہیں کرے گی۔ اور ان کی صحت کبھی عمدہ اور اچھی نہیں رہ سکتی۔

طب اور متعلقینِ طب کا فرض ہے کہ وہ ان برباد کرنے والے افعال ذمیمہ کی بیخ کنی کرے۔ اور اپنے ملکی بھائیوں کو ان سے نجات دلائے۔ اور ان کی صحت وتندرستی اور عمر کو بہترین بنانے کی کوشش کرے۔ میرے خیال میں یہ اَمر دو طرح کی کوششوں سے سرانجام پاسکتا ہے۔

۱) نوجوانوں کو ان افعال قبیحہ کے مضرات سے آگاہ کرنا اور جو مبتلا ہوگئے ہیں ان کو باز رکھنے کی کوشش کرنا۔

۲) جو لوگ ان افعال ذمیمہ کے بُرے اثرات سے متاثر ہوچکے ہیں اور صحت کو بگاڑ بیٹھے ہیں ان کی اصلاح کی کوشش کرنا۔ اور اثرات سے آگاہ ہوں۔ اور آئندہ ہماری آنے والی نسلیں محفوظ اور عمر طبعی حاصل کرسکیں۔ مجھے اس بات کا نہایت افسوس ہے کہ حکومت نے ایسے ضروری امر کی طرف توجہ نہیں دی۔ حالانکہ پلیگ اور ملیریا اور دیگر ایسی متعدی امراض سل دق وغیرہ پر لاکھوں روپیہ بے نتیجہ طور پر خرچ کررہی ہے۔ اور ڈاکٹر لوگ طرح طرح کی بے اصول اور مضحکہ خیز باتیں سنا کر پبلک کا بہت سا روپیہ برباد کررہے ہیں۔ اور اس امر کے لئے جو طاعون اور ملیریا اور وہ ایسی امراض سے زیادہ خطرناک اور مہلک ہے۔ ایک پیسہ بھی خرچ نہیں کیا جاتا۔

اَمرِ دوم پر اس وقت تک کافی توجہ نہیں ہوئی۔ اطباء ڈاکٹر اس امر پر کافی توجہ مبذول کریں۔ اور اپنے صحیح اور مکمل تجربات سے عوام کو آگاہ کریں۔ تاکہ ہمارے ملک سے یہ بلا دور ہو۔ جو اصحاب ان باتوں میں کافی مہارت اور تجربہ رکھتے ہیں۔ ان کو ضرور اپنی رائے اور تجربے سے مستفیض کرنا چاہیے۔ لہٰذا مناسب ہے کہ میں خود اس معاملہ میں پہلے کچھ لکھوں۔ چنانچہ جس قدر معلومات مجھے اس امر میں ہیں، ناظرین کی خدمت میں مختصراً عرض کرتا ہوں۔

قیمتی معلومات: بقول اطباء انسان کی تمام مردانہ قوتوں، مردانہ خاص اعضاء اور ان کی ترکیب وترتیب کا منشا یہ ہے کہ وہ منی تیار کریں۔ اور قابل اولاد بنادے، اور عورت کے عضو مخصوص رحم تک پہنچادیں۔ اور عورت کی زنانہ خاص قوتوں اور زنانہ خاص اعضاء اور ان کی ترکیب وترتیب کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ مرد کی منی کو، رحم تک پہونچنے کا موقعہ دیں اور جب وہ رحم میں پہنچ جائے تو اسکی حفاظت وپرورش کریں۔ اور وقتِ معینہ پر بچہ پیدا کریں۔ مجھے چونکہ صرف مردانہ قوتوں کے متعلق اور ان میں ہونے والے امراض کی بابت کچھ لکھنا ہے اس لئے صرف امراض مخصوصہ مرداں کا ہی ذکر کروں گا۔ قبل ازیں کہ ان امور کا بیان کروں ضروری ہے کہ سب سے پہلے مردانہ خاص اعضاء اور ان کی خاص کیفیتوں کے متعلق کچھ تشریح کردوں جس سے وہ تمام امور بخوبی سمجھ میں آسکیں جن کا ذکر میں اپنے اس مضمون میں کروں گا۔

مردانہ تقسیمِ اعضاء: مردانہ خاص اعضاء دو حصوں میں منقسم کیے جاسکتے ہیں۔(۱) ''اعضاء محصلہ منی'' جوکہ منی کو حاصل کرتے ہیں یا تیار کرتے ہیں۔(۲) ''اعضائے ناقلۃ المنی'' جوکہ منی کو مقام مخصوص میں منتقل کرتے ہیں۔اعضاء محصلۃ المنی میں سب سے اوّل نمبر خصیتین کا ہے۔جو خون سے مناسب اجزا لے کر منی بناتے ہیں۔منی تیار ہونے کے بعد وہ حشاۃ ناقلۃ المنی کے راستے خزانہ منی میں آجاتی ہے اور وہاں محفوظ رہتی ہے، جب تک اس کے اخراج کی صورت پیدا نہ ہوجائے۔جس وقت اس کے اخراج کے اسباب پیدا ہوتے ہیں۔اس وقت منی خزانہ منی سے نکل کر دو نالیوں کے ذریعہ جنہیں ''قناتِ دافعہ'' کہا جاتا ہے، غدہ قدامیہ سے گذر کر احلیل میں آجاتی ہے اور اعضا ناقلۃ المنی یعنی قضیب اس کو مناسب یا غیر مناسب جگہ گرادیتا ہے۔

خصیتین(Testicles): یہ دو غدوی اجسام ہیں، جو تین غلافوں اور ایک کیسہ(Bag) میں ملفوف یعنی لپٹے ہوئے ہیں۔ہر ایک کا اندازہ قریباً کبوتر کے انڈے کے برابر ہے۔مگر دونوں طرف سے دبیز طول تقریباً ۲/۱ ۱ انچ اور عرض ایک انچ سوا انچ کے قریب، وزن تولہ ڈیڑھ تولہ تک ہوتا ہے۔خصیہ میں باریک باریک نالیاں ہوتی ہیں جن میں اجزا منی گردش کرتے کرتے منی بنتے ہیں۔ان نالیوں کے سوراخ باریک بال جیسے اور طول تین بالشت تک ہوتا ہے، حقیقت میں یہی نالیاں پیچ در پیچ ہوکر خصیے کی شکل بنتی ہیں۔اگر ان کو ایک دوسرے سے جوڑا جائے تو کہا جاتا ہے کہ اس کا دو میل تک طول ہوجاتا ہے۔ان کا پہلا غلاف ایک رباطی جھلی ہے جس کا سفید نیلگوں رنگ ہے جس کو غشاء ابیض یعنی سفید جھلی بولتے ہیں۔یہ جھلی بہت مضبوط اور ۴/۱ ۲ انچ موٹی ہوتی ہے۔سب سے اوپر ایک کیسہ ہے جس کو ''صفن'' کہتے ہیں۔موادِ منی خاص رگوں کے ذریعہ قدیم تحقیقات کے مطابق جب ان میں آتے ہیں تو وہ خصیوں کی باریک نالیوں میں آکر گردش کھاتے ہیں اور سفید ہوجاتے ہیں۔جدید تحقیقات میں خصیہ کی جاذب غدوددوں کے ذریعہ اجزا منی جذب ہوکر نالیوں میں گردش کھاتے اور پختگی اور سفیدی حاصل کرتے ہیں۔خصیوں کے گرد ونواح باریک رگوں کا ایک بہت بڑا جال ہے جس کے ذریعہ موادِ منی کی آمدورفت جاری رہتی ہے۔''برغ نالی'' جوکہ طول میں دس گز کے قریب پیچ در پیچ قریباً تین چار انگشت جگہ گھیرتی ہے خصیوں کی باریک نالیاں جوکہ منی کو تیار یا جذب کرتی ہیں۔منی کو تیار کرکے اس بڑی نالی میں پہنچاتی رہتی ہیں۔اور کچھ عرصہ کیلئے منی اس نالی میں رہ کر مزید پختگی حاصل کرتی ہے۔

قنات نافلۃ المنی: یہ ہلکی نالی برغ کے انتہا سے شروع ہوکر خصیہ کے اعصاب اور رگوں کے ساتھ ہوتی ہوئی باہم ایک غلاف میں لپٹی جاکر فتق نکلنے کی جگہ پہنچتی ہوئی پیٹ میں داخل ہوجاتی ہے۔اور پھر معائے تقسیم اور مثانہ کے درمیان سے گذرتی ہوئی منی کے خزانہ تک پہنچتی ہے فعل اس کا صرف خصیوں سے منی بذریعہ نالی برغ لیکر خزانہ منی تک پہونچانا ہے۔

کیستہ المنی یا خزاین المنی : یہ دوخزانے معائے مستقیم کے آخری حصہ اور مثانہ کی سفلی سطح کے درمیان پائے جاتے ہیں، ان کی دیواریں تین طبقوں سے بنی ہوئی ہیں۔ بیرونی طبقہ شبکہ دار جھلی کا اندرونی غشا مخاطیہ کا اور درمیانی لحمی ریشوں پر مشتمل ہے، درمیانی طبقہ لچکدار زرد رنگ کا ہوتا ہے۔ غشا مخاطیہ کا رنگ پھیکا اور اس کے اوپر طول میں باریک باریک شکن ہوتے ہیں۔ تھیلی دار حصہ میں یہ اونچی اونچی لکیریں بکثرت موجود ہیں۔ منی اس میں اس وقت تک موجود رہتی ہے جب تک اس کے خارج ہونے کا کوئی سبب پیدا نہ ہو۔

قنات دافعہ: یہ دونالیاں خزانہ ہائے منی سے نکل کر عضو کی جڑ کے قریب غدہ قدامیہ سے پہلے باہم مل جاتی ہیں ۔اور غدہ قدامیہ سے گذرتے ہوئے احلیل میں داخل ہوجاتی ہیں۔ فعل جب کوئی تحریک ہوکر منی ادعیہ منی سے نکل کر جدا ہوتی ہیں تو قنات دافعہ اس کو احلیل میں پہنچادیتی ہیں۔

غدہ قدامیہ: یہ ایک غدوی جسم ہے جو کہ احلیل کے ایک حصہ اور مثانہ کے اگلے سرے کو گھیرے ہوئے ہے۔ قنات دافعہ باہم مل کر اس میں سے گذر کر احلیل میں داخل ہوتے ہیں یہ غدود ۱/۲ ۱، انچ لمبی ایک انچ چوڑی پون انچ موٹی ہوتی ہے اس کی اوپر کی سطح کسی قدر فراخ ہے۔ عضو کے انتشار کے وقت اس سے رطوبت نکل کر احلیل کو تر کرتی ہے۔ یہ رطوبت محبت آمیز باتوں اور شوق کے وقت ترشح پاتی ہے۔ اس کا فائدہ صرف احلیل کو تر کرنا اور راستہ منی کو نرم اور ملائم کرنا ہے۔

عضو ناقلۃ المنی یعنی قضیب (آلۂ تناسل): یہ چند اجزائے مرکب ہیں۔ شرائن سرخ رنگ کی چند رگیں، اور وہ سیاہ رنگ کی رگیں، پٹھے عضلات، پردے غشائیں، جھلیں، اجسام مخرب، جسم اسفنجی، احلیل وغیرہ۔ یہ جسم تین حصوں پر منقسم ہے۔ سر یعنی حشفہ، جڑ، جسم۔

جسم: جڑ سے حشفہ تک تمام جسم، اجسام مخرب اور جسم اسفنجی سے مرکب ہے، اجسام مخرب عضو کے نیچے اور اوپر ہیں، جسم اسفنجی عضو کے درمیان نچلی طرف جس میں احلیل کا سوراخ ہے۔ اور اس کی درمیانی اور بیرونی جگہ کو سیون کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اجسام مخرب عضو کی جڑ کی وجہ سے علیحدہ علیحدہ ہیں۔ لیکن جب اس سے آگے بڑھتے ہیں تو باہم قریب قریب ہوتے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ حشفہ کے شروع سے کسی قدر پہلے باہم مل گئے ہیں ان کی شکل بعینہ اس طرح ہے۔(<) ان اجسام کی جڑیں دونوں طرف سے عظم عاز عضو کی جڑ کے گرد و نواح کی ہڈی سے متصل ہیں۔ اور ان میں گویا

جڑی ہوئی ہیں۔ان کو قضیب کے قدر کہا جاتا ہے۔اور بدن سے عضو کا اتصال انہی سے ہے۔ نچلی طرف سے جس طرف ان کا خلا ہوتا ہے وہ جگہ اجسام اسفنجی سے پُر ہے۔جسم اسفنجی جب آگے بڑھتا ہے اور جس جگہ اجسام مخرب باہم ملتے ہیں، وہاں سے وہ نچلی طرف ہو کر عضو کی شکل کو مکمل کرتا ہے۔ یہ ہر سہ اجسام یعنی دو مخرب اور جسم اسفنجی خانہ دار واقع ہوئے ہیں۔ جس سے عضو آسانی سے پھیلتا اور سکڑتا ہے۔ان اجسام کے خانے پٹھوں شریانوں اور وریدوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور یہ رگیں اور پٹھے شاخ در شاخ ہو کر ہر سہ اجسام کے خانوں میں پھرتے ہیں۔اور جا بجا لحمی ریشے بھی ہیں۔جب عضو میں خیزش ہوتی ہے۔تو اس کی طرف خون کثرت سے آتا ہے جس سے تمام چھوٹی چھوٹی رگیں پُر ہوجاتی ہیں اور پھیلتی ہیں۔جسم قضیب کے اوپر یعنی پشت کی طرف دو خاص جھلیاں بھی ہیں جو ایک دوسرے کے نیچے اوپر واقع ہیں۔ایک چمڑے کو ہٹا دیا جائے تو اس کے نیچے ایک جھلّی پائی جائیگی، جو دبیز ہے اور مضبوط بھی۔اس جھلّی میں عضلاتی ریشے بکثرت پائے جاتے ہیں۔یعنی اس میں اعصاب کی باریک تاریں اس کثرت سے واقعہ ہیں کہ ان کا شمار نہیں ہوسکتا۔اس جھلّی کو بھی ہٹا دیا جائے تو اس کے نیچے دوسری جھلّی واقع ہے کہ ان کا شمار نہیں ہوسکتا اس جھلّی کو بھی ہٹا دیا جائے تو یہ جھلّی بھی ان کے ساتھ پھیلتی ہے۔اور اپنے اوپر والی جھلّی کو بھی پھیلاتی ہے۔اوپر والی جھلی کا کام نہ صرف اپنے سے نچلی جھلی کی حفاظت کرنا ہے بلکہ وہ اپنے اعصاب کی مدد سے عضو کو اس کے تننے یا خیزش کے وقت اوپر کی طرف کھینچتی اور نیچے گذرنے سے بچاتی ہے۔

عضو کے جسم کی نچلی یعنی سیون کی طرف ایک عصب باریک لیکن مضبوط واقع ہے۔اس کا کام عضو کو خیزش کے وقت سیدھا رکھنا اور اوپر کی طرف جھکنے سے روکنا ہے۔

عضو کی خیزش: عضو کی شریانیں دل سے خون عضو کی طرف لاتی ہیں۔اور عضو کی وریدیں اس خون کو واپس لے جاتی ہیں۔ یہ وریدیں بیچ عضو میں اجسام مخرب کے نیچے واقع ہیں۔جن پر اگر اجسام مخرب کا دباؤ پڑے۔تو وہ دب جاتی اور خون کو واپس لے جانے سے روکتی ہیں۔

عضو کے دائیں بائیں دو عضلہ (عضلہ ایسے جسم کا نام ہے جس میں اعصاب کی تاریں بکثرت ہوتی ہیں اور گوشت وغیرہ بھی) واقع ہیں جو عضلات آلت خیز کے نام سے موسوم ہیں۔خیزش کے وقت یہ عضلات تن جاتے ہیں، اور عضو کو دوسری طرف جھکنے سے روکتے اور عضو کو سیدھا رکھتے ہیں۔اس کے علاوہ قضیب کے بیخوں یا جڑوں کو اپنی اپنی طرف سے دباتے ہیں۔جس سے ان کی نچلی وریدیں بھی دب جاتی ہیں، عضو کے درمیان ایک نالی ہے۔جس کے ذریعہ بول (پیشاب)(Urine) اور منی کا اخراج ہوتا ہے۔ یہ نالی مثانہ سے شروع ہو کر قضیب کے دہانہ تک آتی ہے اور یہ ایک جھلّی سے بنی ہوئی ہے۔ جو

شروع سے اخیر تک سب پر استر کئے ہوئے ہے۔ جو زندہ شخص میں ساڑھے ساتھ انچ سے پونے آٹھ انچ تک لمبی ہوتی ہے
۔جس جھلّی کا اس پر استر ہے وہ جھلّی قنات دافقہ اور خزانہ منی تک پہنچتی ہے۔ اس میں اعصاب کی باریک باریک تاریں
موجود ہیں، ذکی الحس ہیں۔ احلیل پر جو اثر ہوا اس نالی کے ذریعہ خزانہ منی تک اس کا اثر پہنچ جاتا ہے۔ حشفہ بھی اسفنجی
صورت کے جسم سے بنا ہے۔ اس میں بھی خون کی رگیں اور اعصاب کی تاریں بکثرت ہیں۔ نہایت ذکی الحس ہے۔
ضرورت کے وقت خون اور روح آنے سے اس کی حس اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے تو اسے ظاہرین یعنی حس کی قوتوں کے
ذریعہ اعصاب کے سبب کسی محرک اور لفوظ پیدا کرنے والی چیز کے سونگھنے یا چکھنے اچھی صورت کو دیکھنے اسکی آواز سننے یا بدن
کے کسی حصّہ سے اس کے مس کرنے سے دماغ میں کوئی تحریک پیدا ہو۔ یا جب کبھی تندرست منی کے خزانہ منی میں بھر جائے
اور اعصاب پر اس کے خاص اثرات سے دماغ کوئی تحریک محسوس کرے۔ تو اس وقت شہوانی خیالات کی دماغ کے خاص
حصّوں میں ابتدا ہوتی ہے۔ جس کا اثر ان پر پہنچتا ہے، دل کے اس خاص حصّہ کو محسوس کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جو رگیں
خون کو اعضائے تناسل کی طرف لے جاتی ہیں ان میں غیر معمولی حرکت شروع ہو جاتی ہے۔ جس سے عضو کی شریانیں
بھرتی پھیلتی اور اپنے ساتھ اجزائے اسفنجی کو منتفخ کرنا شروع کر دیتی ہیں۔ خون کی یہ روح جب عضو کے حشفہ تک پہنچتی ہے
تو اس کے اعصاب کے زیادہ حس دار ہونے کی وجہ سے اس پر زیادہ اثر ہوتا ہے۔ اور چونکہ حشفہ کے اعصاب کا تعلق دماغ
سے ہے اس لئے حشفہ کا یہ محسوس کیا ہوا اثر جو کسی قدر حظ لئے ہوئے ہے۔ دماغ میں پیدا شدہ شہوانی خیالات کو اور بھی
ابھارتا اور دل پر اپنا اثر جاری رکھنے کی بہت زیادہ کرتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ رگیں خون کے پیشتر آنے سے زیادہ
بھرتیں اور خانہ دار اجسام کو اور بھی پھیلاتی ہیں۔ جس سے عضو کے دراز اور منتفخ ہونے سے عضلات آلت خیز بھی کھنچ جاتے
ہیں اور اجسام مخرب کی جڑوں یا عضو کے پیروں پر دباؤ ڈالتے ہیں جس سے وریدوں یا خون کے واپس لے جانے والی
رگوں کے راستے بند ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرح عضو درازی، سختی، مضبوطی اور تیزی اختیار کر لیتا ہے۔ خون اور اس کے
ساتھ روح اور روح کا دم بدم عضو میں اجتماع ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور ان کے واپس جانے کا راستہ بند ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ عضو
میں پوری خیزش اور تندی ہو جاتی ہے۔ اس کے ساتھ عضو کے اوپر والی جھلی کھنچ کر عضو کو اپنی طرف کھینچتی اور نچلی طرف جھکنے
سے روکتی ہے۔ عضو کے نچلے حصّہ کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اسی طرح ہر دو طرف کے عضلات اپنی اپنی طرف کھینچتے ہیں۔ اس
سے عضو سیدھا کھڑا ہو جاتا ہے اور تن جاتا ہے، یعنی خیزش کھل ہو جاتی ہے۔

اب اگر سب اعضاء کام کرنے والے درست ہیں۔ اور خزانہ منی میں منی بھی موجود ہے تو یہ خیزش ایک مکمل خیزش
ہوگی اور اس وقت زائل نہ ہو سکے گی جب تک منی کا اِخراج نہ ہو۔ اور یہ اس طرح ممکن ہو سکتا ہے کہ مباشرت کی حرکات

سے حشفہ اور احلیل کی جھلی کے اعصاب کو دھکا لگتا ہے جس کا اثر خزانہ منی پر پڑتا ہے۔ خزانہ منی میں اگر منی کثیر یا بہت گرم ہے تو ان حرکات کا تھوڑا سا اثر بھی خزانہ منی کے محافظ اعصاب کو بے بس کر دیتا ہے۔ اور منی خارج ہو جاتی ہے اور چونکہ اس اخراج کے ساتھ اعصاب کی جان یعنی روح بھی بہت سی خرچ اور خارج ہوتی ہے اور یہی سبب جوش کا موجب ہے اس لئے سب اعصاب کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ اور انتشار زائل ہو جاتا ہے، اور اگر خزانہ منی میں منی قلیل ہے اور اعصاب وغیرہ تمام اعضا مضبوط ہیں تو یہ جماعی حرکات دیر تک جاری رکھنی پڑتی ہیں۔ اگر اعضائے تناسل میں یا ان کے اعصاب میں نقص ہوتا ہے یا کمزوری ہوتی ہے یا منی طبعی حالت پر نہیں ہوتی تو نہ تو خیزش مکمل ہوتی ہے اور نہ ہی مباشرت کا فعل ایک معقول عرصہ تک جاری رہ سکتا ہے، خیزش کی مذکورہ بالا صورت اور ترتیب ایک طبعی حالت کی ترتیب ہے۔ اور حقیقی خیزش کے لئے جہاں سب اعضائے تناسل کی درستی ضروری ہے وہاں منی کا بھی خزانہ منی میں موجود ہونا ضروری ہے۔ ورنہ ناقص حالت میں بھی خون کے دوران سے کم وبیش خیزش ضرور ہوتی ہے۔ جیسے عموماً صبح کے وقت مثانہ کے بول سے بھر جانے کے بعد یا بچپن میں حالانکہ اس وقت کی پیدائش کا سلسلہ ہی جاری نہیں ہوتا۔ خیزش ہو جایا کرتی ہے۔ اگر چہ یہ میرا موضوع نہیں لیکن بقدر ضرورت حاضر ہے۔

امراض مخصوصۂ مرداں

اعضائے تناسل مردانہ میں جو امور کہ اولاً سبب نقائص ہو سکتے ہیں۔ ان کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو وہ امور ہیں جو کہ ہمیں محسوس ہو سکتے ہیں۔ اور اپنی کرتوتوں کا نتیجہ ہوں۔ ان میں کثرت مباشرت، جلق، اغلام، سوزاک آتشک وغیرہ ہیں۔ دوسرے امراض بھی اگر چہ ہماری ہی بے اعتدالی سے پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن ان کا ہمیں علم نہیں ہوتا۔ اور ان کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تمام اعضائے تناسل تک ان کا اثر پہنچ جاتا ہے۔ مثلاً معدہ امعا جگر، گردے، دل، دماغ وغیرہ وغیرہ کا بیمار یا کمزور ہونا۔ خون کی تولید عمدہ طور پر نہیں ہوتی۔ اس میں کئی قسم کے مواد فاسدہ پیدا ہو کر طرح طرح کے نقائص پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے سب سے پہلے اول امور پر بحث کرنا ضروری ہے۔

کثرتِ مباشرت ، جلق ، اغلام

اگر چہ ڈاکٹروں، ویدوں، حکیموں کا یہ مقولہ ہے کہ چوتھے یا آٹھویں روز فعل مباشرت کرنا چاہیے۔ لیکن اس بات کا صحیح اندازہ لگانا نہایت مشکل ہے، بعض طبائع ایسے ہوتے ہیں کہ وہ اس کام کو ایک ماہ کے بعد سرانجام دے سکتے ہیں۔ بعض تیسرے چوتھے روز تک، بعض ہفتہ میں ایک بار، یہ امور ہر ایک شخص کی طبیعت، قوت اور صحت پر منحصر ہے۔ حقیقت میں یہ فعل ایک طبعی فعل ہے اس لئے لازمی ہے کہ اس کی خود بخود خواہش پیدا ہو۔ اور اس کے انجام پانے سے ایک خاص فرحت اور بدن میں چستی پیدا ہو۔ یہی ایک معیار قائم کیا جا سکتا ہے۔ برخلاف اس کے اگر فعل مباشرت کو انجام دینے کے لئے اپنی کوشش یا کسی تحریک سے آدمی کو تیار ہونا پڑے۔ یا مباشرت کے بعد بجائے فرحت کے تھکان، سستی، گرانی، کمزوری

محسوس ہو تو یہ حد اعتدال سے بڑھا ہوا فعل خیال کرنا چاہیے اور یہی کثرتِ مباشرت ہے۔

استمناء وجلق اوراغلام

ان گندی اور قبیح عادات سے انسانی اعضاء پر اتنے بُرے اور بڑے اثرات پڑتے ہیں جیسے آگ کو پانی بجھا دیتا ہے یونہی یہ افعال انسان کی جوانی کی قوت کو جلا کر راکھ بنا دیتے ہیں۔ تفصیل ملاحظہ ہو۔

۱) عضو تناسل کے اجزا جیسا کہ آپ پہلے معلوم کر چکے ہیں، یعنی دو قسم کے اجسام اسفنجی، پردے، عضلات، رگیں، احلیل، حشفہ۔ سب سے پہلے ان افعال ذمیمہ کا اثر احلیل پر پڑتا ہے۔ احلیل کے اندر نہایت باریک جھلی ہے اور حشفہ کے پٹھے نہایت لطیف اور باریک ہیں۔ قدرت نے ان میں تمام بدن سے قوتِ حس زیادہ پیدا کی ہے۔ جب جلق میں ہاتھ کے کھردرے پن سے اغلام میں مقعد کے پٹھے انسدادیت یعنی رکنے کے باعث کثرت مباشرت میں بار بار احلیل اور حشفہ کو کام کرنے سے رگڑیں پہنچتی ہیں تو اس طرف خون کا دوران زیادہ ہوتا رہتا ہے جس سے حشفہ کے پٹھوں اور احلیل کی جھلی کی قوت حس پہلے سے زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور جب یہ فعل بار بار سر انجام پاتا ہے تو یہ حس بڑی ہوئی ایک خراش کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ اور جیسے کہ عام طور پر آپ دیکھتے ہیں کہ بدن کے جس حصے پر خراش یا رگڑ لگ جائے وہاں خون کا دوران زیادہ ہو کر کس قدر ورم ہو جاتا ہے، اور اگر اُس جگہ پر ہاتھ یا کپڑا چھو جائے تو تکلیف ہوتی ہے، اسی طرح حشفہ اور احلیل میں اس رگڑ کے پیدا ہونے کے کم وبیش خون کا اجتماع ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور خفیف سی ورم کی بنیاد پڑ جاتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی عضو میں کم وبیش خیرش بھی رہا کرتی ہے۔ جس سے جلق، اغلام اور کثرت مباشرت کے عادی کو ان افعال کے انجام دینے کی بار بار تحریک ہوتی ہے۔ یہ حس کا بڑھ جانا اور خفیف سا ورم رہنا گویا ایک تنبیہ ہوتی ہے جس سے عاجز ہوا ہوا مریض بے بس ہو کر بار بار ایسے افعال کا مرتکب ہوتا ہے۔ انسان کے مقعد میں قدرت نے عضلات اس قسم کے پیدا کیے ہیں کہ اگر اندر کی طرف سے کوئی چیز باہر کی طرف نکالنا چاہیں تو وہ اس کی روکاوٹ نہیں کرتے، مگر باہر سے کوئی چیز اندر داخل ہو تو وہ اس کو روکتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ ''اغلام'' میں زیادہ زور دینا پڑتا ہے، جس سے حشفہ اور احلیل کی جھلی میں خراش پیدا ہو جاتی ہے اور ''جلق'' میں بھی یہی صورت واقع ہوتی ہے۔ یعنی ہاتھ کی رگڑ سے پٹھے ماؤف ہو جاتے ہیں اور وہاں دورانِ خون زیادہ ہو کر خفیف سا ورم پیدا ہو جاتا ہے، حشفہ میں جو نازک ترین اعصاب ہیں۔ ان کی قوتوں اور حس کی نگرانی وہ رطوبت کرتی ہے جو عورت کے اندر اندام نہانی میں مباشرت کے وقت پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ رطوبت علاوہ اور فوائد کے عضو کو تر کر دیتی ہے۔ مصنوعی طور پر اس رطوبت کے مقابلہ پر کوئی اور رطوبت بنائی ہوتی ہرگز ہرگز وہ حفاظت نہیں کر سکتی۔ احلیل میں متذکرہ بالا

خفیف ورم کا رہنا اور جھلّی کا پہلے سے زیادہ حس دار ہو جانا۔ جب اس کو روکا نہ جائے تو آہستہ آہستہ بڑھنا شروع ہو جاتا ہے ۔اور احلیل کی جھلّی کو ذکی الحس بنانے کے علاوہ قضیب کی جڑ میں غدہ قدامیہ کو بھی سوزش ناک کر دیتا ہے۔اس میں حس کے بڑھانے سے اس کی وہ رطوبت جو احلیل کو تر رکھتی ہے اور ضرورت کے وقت احلیل کو نرم رکھتی ہے اب بہت زیادہ اس میں سے رطوبت بہنے لگتی ہے۔اس رطوبت کا کثرت سے نکلنا وہی اثر پیدا کرتا ہے جو کہ منی کے نکلنے سے ہوتا ہے اور ایسی صورت ہو جاتی ہے کہ خیزش ہوئی اور رطوبت نکلنی شروع ہوئی ۔اور قضیب سست یا ناکارہ ہو گیا۔اس کے علاوہ یہ رطوبت سوتے میں زیادہ بہتی ہے اور احلیل کے سوراخ پر آ کر جمع ہوتی رہتی ہے۔ایسے لوگ جب صبح اُٹھ کر بول کرتے ہیں تو حشفہ کے باہم لب جڑے ہوئے ہوتے ہیں، بول اوّل تو نکلتا نہیں، ہاتھ سے لب کھولتے ہیں تو بول کی دو دھاریں نکلتی ہیں ۔ زیادہ زور دینے سے سوراخ احلیل سارا کُھل جاتا ہے۔اور بول پورا خارج ہوتا ہے۔اسی طرح منی کا احلیل کے سوراخ پر جم جانا اکثر اوقات اس جگہ ورم اور بعد مرتبہ زخم پیدا کر دیتا ہے۔ جو بعد میں بڑھ کر سخت سوزاک ہو جاتا ہے جو کہ بڑی سخت اور عسیر العلاج بیماری ہے، احلیل کے لبوں پر اسطرح رطوبت کا جمنا ان افعال کے کرنے والوں کو گویا تنبیہ ہوتی ہے۔پھر بھی اگر رُکے تو اور نقائص شروع ہوتے ہیں۔یعنی یہ ذکاوت حس بڑھتے بڑھتے انزالی نالی۔خزانہ منی، خصیتین وغیرہ تک پہنچ جاتی ہے۔اور مختلف نقائص اور تکلیفات کا موجب بن جاتی ہے۔

اعصاب وغیرہ دیگر اجزاء پر اثر

آلہ تناسل کی اندرونی جھلّی پر جب پوری طرح اثر ہو چکتا ہے تو ان افعال سے جلق اور اغلام کا اثر بہت زیادہ اور جلد جلد اور کثرت مباشرت کا نسبتاً کم اور دیر سے قضیب کے دیگر اجزاء پر شروع ہو جاتا ہے، یاد رکھنا چاہیئے کہ پٹھے بذاتِ کوئی کام سر انجام نہیں دے سکتے،

جب تک ان میں کام کرنے والی شے طبی روح (وہ بخارات لطیفہ جو خون سے پیدا ہوتے ہیں) اور خون میں شامل رہنے کے علاوہ اعصاب میں ان کا کثیر حصّہ صرف ہوتا ہے۔موجود نہ ہو، اور پٹھے جس قدر زیادہ کام کرتے ہیں، اسی قدر یہ روح زیادہ صرف ہوتی ہے۔

حکماء کا قول ہے کہ ایک بار کے فعل مباشرت سے جس قدر یہ روح صرف ہوتی ہے اس قدر بدن کے کسی منی سِل کے گرد رطوبات اکثر رہتی ہیں، ان میں سے کسی ایک فعل کا مرتکب ہو۔اور وہ اس کثرت سے کام لے کہ اس سے کوئی ایک جزو اجزائے چہارگانہ سے جو عضو کو سیدھا رکھتے ہیں۔نسبتاً زیادہ کمزور ہو جائے۔اور اس طرف کی حرارت اور روح کی آمد

ورفت کم ہو جائے۔ اور رطوبت کا زیادہ اجتماع ہو جائے۔ تو وہ عضو یا عصب یا جھلی ڈھیلی ہو جائے گی۔ اور کجی پیدا ہو گی۔
اور اگر کوئی شخص اِن افعال کا مرتکب ہو جس کے بدن یا اعضائے تناسل کے گردونواح میں رطوبات کی قلت ہے اور ان
افعال کی حرکات اور اس سے پیدا شدہ عارضی حرارت رہی سہی رطوبت کا بھی خاتمہ کردے۔ اور ایک طرف کے جزو پر
بالخصوص اثر پڑے۔ اور اس میں روح وغیرہ کی آمد ورفت بند ہو جائے۔ تو وہ جزو سکڑ جائے گا۔ اور کجی پیدا ہو جائے گی۔
اسی لَت میں تمام کا تمام قضیب ورنہ کم از کم اس کا وہ طرف جس طرف کا جزمذکور سکڑ گیا ہے۔ سیاہی مائل ہو جائے گا۔
اور ایسی حالت میں عضو لاغر بھی زیادہ ہوگا ، پس جلق، اغلام اور کثرت مباشرت سے بیرونی طور پر احلیل اور حشفہ
میں ذکاوتِ حس پیدا ہو جاتی ہے۔ غدہ مذی بار بار اپنی رطوبت کثرت سے نکالتا ہے اجسام اسفنجی دب جاتے ہیں۔ عضو غیر
ہموار ہوتا ہے۔ جڑ پتلی ہو جاتی ہے، تمام پٹھے، عضلے، رگیں اور جھلیاں کمزور ہو جاتی ہیں۔ عضو پر نیلی رگ ظاہر ہو جاتی ہے
مگر یہ ضروری نہیں کہ سب میں یہ نقائص جمع ہو جائیں۔

اندرونی اعضائے تناسل پر اثرات

پہلے لکھا جا چکا ہے کہ احلیل سے لے کر خزانہ منی تک ایک جھلی واقع ہوتی ہے۔ جو تمام نالی میں بچھی ہوتی ہے۔
اور چونکہ اعصاب یعنی اس جھلی کا حس رکھنے والا حصّہ مشترک ہے اس لئے جو اثر احلیل کے حشفہ پر ہوگا۔ اس سے تمام نالی
متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ جب احلیل کی جھلی میں ذکاوتِ حس شروع ہو جاتی ہے تو بڑھتی بڑھتی غدہ قدامیہ تک پہنچتی
ہے۔ پھر اس کو ماؤف کرتے ہوئے آگے آگے بڑھتی ہے۔ انزالی نالی اور اس کے تمام حصّوں کو کرتی ہوئی خزانہ منی کو پُر
کرتی ہوئی جا پہنچتی ہے۔ احلیل اور خزانہ ایک تعلق گہرا ہے۔ احلیل اگر کسی وجہ سے متحرک ہوا۔ تو خزانہ بھی اس کی مدد کے
لئے تیار ہو جاتا ہے۔ ابتدائی حالات میں تو خزانہ منی کے الحس ہونے کا یہ اثر ہوتا ہے کہ جب کبھی قبض ہوا اور فضلہ کی
نالیوں کا دباؤ خزانہ منی پر پڑا۔ تو منی خزانہ سے نکل کر احلیل کے رستے خارج ہو گئی۔ یا جب کبھی خفیف سے خیزش ہوئی
اور چند حرکات کی گئیں، خواہ ہاتھ سے یا فعلِ مباشرت کے ذریعہ سے اس کا اثر جب احلیل کے ورم پر پڑا۔ جھٹ منی خزانہ
سے علیحدہ ہو کر خارج ہوتی ہے، اسے سُرعت انزال کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ مگر جب ذکاوتِ حس کا پورا تسلط
جما لیتا ہے تو اسے اور ترقی ہوتی ہے۔ سوتے میں جب خزانہ منی میں منی پہنچی اور اعصاب کی حس نے اسے بوجھ معلوم کیا
اور اس کا اثر اعصاب کے ذریعہ دماغ تک پہنچا۔ قوتِ واہمہ نے کوئی صورت بنا کر پیش کردی۔ خواب میں وہ شہوت کے
پجاری نے فعلِ مباشرت شروع کردیا۔ اور منی خواب میں خارج ہو گئی۔ اس درجہ میں مباشرت بھی ہوتی ہے اور حظ بھی، مگر

جب اس سے ترقی ہوئی۔تو اوّل تو حظ اور لذّت کا احساس نہیں ہوتا۔ اور سوتے میں محض چھیڑ چھاڑ سے ہی انزال ہو جاتا ہے۔ اور پھر یہاں تک معاملہ بڑھ جاتا ہے کہ نہ کوئی شکل دکھائی دیتی ہے اور نہ ہی کچھ محسوس ہوا، خزانہ منی کو منی کا بوجھ معلوم ہوا۔ تو اس نے منی کو فوراً خارج کردیا۔ صبح بیدار ہوئے تو کپڑا گیلا معلوم ہوا تو پتہ لگا۔ ورنہ خبر ہی نہیں ہوتی ۔یہاں تک پہنچنے پر بول کے ساتھ بھی منی خارج ہو جاتی ہے، فضلہ کی رگوں کے دورے، قبض کی حالت میں یا بول کے احلیل میں گذرنے اور اس کی سرسراہٹ کے معلوم ہونے سے خزانہ منی سے منی نکل آئی۔ اور بول کے درمیان شامل ہو کر یا بول کے اخیر میں نکل گئی۔ پھر یہ حالت بڑھتے بڑھتے یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ رات کو بے خبری میں بھی منی نکل جاتی ہے ، صبح بول کے ساتھ بھی اور دن میں کسی نامحرم کو دیکھنے یا شہوانی گفتگو سننے یا کلف لگا کپڑا پہننے سے بھی ۔ اسی طرح کثرت سے اخراج منی کے جو نتائج اور نقائص ہیں وہ آئندہ بیان ہوں گے۔ جب اس درجہ تک نوبت پہنچتی ہے تو اس ذکاوت حِس کا اثر برنج اور اس کے متعلقہ حِصص پر پڑتا ہے۔ اور وہاں سے گذر کر خصیوں تک جا پہنچتا ہے کچھ تو اس حِس کے اثر اور کچھ اعصاب کی کمزوری سے خصیوں کی رگوں میں رطوبت جمع ہوتی ہے ۔ اور ان میں خون کی آمد و رفت کے راستوں میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے ۔ یا الجھ کر گرہ سی بن جاتی ہے ۔ اور خصیوں کو غذا کم پہنچتی ہے ۔جس سے وہ نہایت لاغر اور ڈھلے سے ہو جاتے ہیں ۔ مثانہ بھی اس ذکاوت کا اثر قبول کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ احلیل کی جھلی کے ذریعہ وہ بھی متاثر اور کمزور ہو جاتا ہے۔ پیشاب کو روکنا اس کے بس کا نہیں رہتا۔ اور بار بار بول آنا شروع ہو جاتا ہے۔ ایسے مریضوں کو دن میں بیس بیس پچیس پچیس دفعہ بلکہ اس سے بھی زیادہ بول آتے دیکھا گیا ہے۔

دیگر اعضاء بدن پر اثرات: دیگر اعضائے بدن پر ان کے برے اثرات کی فلاسفی معلوم کرنے سے پہلے اس امر کی ضرورت ہے کہ اعصاب منی اور ارواح کے متعلق بعض ضروری معلومات سے آپ کو باخبر کر دینا چاہیے تاکہ اچھی طرح یہ مضمون سمجھ میں آسکے۔

اعصاب: یعنی پٹھوں کی مثال بدن انسان میں بعینہٖ اُن تاروں کی سی ہے جو قوت برق کو اس کے انجن وغیرہ سے ایسے کارخانہ میں پہنچاتی ہے جن میں بجلی کی قوت سے بکثرت مشینیں چل رہی ہوں اور مختلف کام کر رہی ہوں ۔جس طرح ان تاروں میں سے کسی ایک کے ناکارہ ہو جانے سے اس کی متعلقہ مشین اپنا کام بند کر دیتی ہے۔ اسی طرح سے یہ اعصاب جو اعضائے بدن کی مختلف مشینوں سے تعلق رکھتے ہیں اور قوت برقی کے بجائے روح کی رو پہنچاتے ہیں ۔ ان میں سے اگر کوئی ایک اپنے متعلقہ کام کو انجام دینے کے قابل نہ رہے تو یقیناً وہ مشین اپنا کام کر دینا بند کر دے گی ۔ نیز بدن کے تمام

اندرونی و بیرونی کام، چلنا، پھرنا، سونگھنا، چکھنا، سننا، دیکھنا، محسوس کرنا، سوچنا، سمجھنا، خواہش، دل کا تڑپنا، دورانِ خون، غذا کی تحلیل، گلٹیوں سے خون کے رطوبات کی پیدائش، جسم کا پرورش پانا، ہر ایک عضو کو اپنے اپنے متعلقہ کام کا سرانجام کرنا وغیرہ وغیرہ انہی اعصاب سے انجام پاتا ہے۔ ہر حصّہ بدن میں ان کی تاریں پہنچتی ہیں۔ اور چونکہ اس کارخانہ کی مشینوں کا باہم گہرا تعلق ہے۔ اور اکثر کام دوسری مشینوں سے وابستہ اور لازم ملزوم ہیں۔ اس واسطے ان تاروں میں سے اگر ایک تار بھی ناکارہ ہو جائے۔ اور روح کی آمدورفت کے ناقابلِ ہو جائے۔ تو اکثر حالتوں میں اس کا اثر تمام کارخانہ پر پڑتا ہے۔ اور اتنا نقصان پہنچتا ہے کہ جس کی انتہا نہیں۔

روح: طبی اصطلاحات میں ایک قسم کے بخارات ہیں۔ نہایت لطیف جو بغیر خوردبین کے دکھائی نہیں دے سکتے، یہ بخارات خون کے لطیف ترین اور کارآمد اجزاء سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور اس میں شامل رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ اعصاب کی یہ جان ہیں اعصاب ان کے بغیر بالکل ناکارہ ہیں، یہ بخارات اعصاب کے رگ وریشہ میں جمع رہتے ہیں۔ جس قدر یہ کارآمد شے ہے۔ اسی قدر نازک بھی ہے اور بدن کے ذرا ذرا فعل میں ان کی کافی مقدار خرچ ہوتی رہتی ہے حتیٰ کہ فعلِ مباشرت سے جو حظّ حاصل ہوتا ہے وہ بھی اسی کے اخراج یا تحلیل ہونے سے ہوتی ہے۔ ان بخارات کا اعتدال سے خرچ ہونا اور مناسب جگہ پر تحلیل ہونا موجب تقویت وصحت ہے۔ اور ضرورت سے زیادہ ان کا اسراف بدن کو ڈھیلا اور کمزور اور ناکارہ کر دیتا ہے۔ حقیقت روح کی تحقیق کے لئے فقیر کی تصنیف ''الفتوح'' پڑھیے۔

منی: خون کے جو کارآمد اجزاء بدن کے اعضاء کو خوراک دیتے ہیں۔ اور زندگی کو جاری وصحت کو درست اور بدن کو مضبوط رکھنے کا موجب بنتے ہیں۔ وہی اجزاء منی بھی بناتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اچھی اور مقوی غذا بدن کو مضبوط اور صحت کو اچھا بنانے کے علاوہ منی بھی زیادہ بناتی ہے۔ بخلاف کم غذا رکھنے والی اشیاء سے اور یہ مسلمہ بات ہے کہ جب کسی خاص مصرف میں یہ غذائی اجزاء زیادہ صرف ہو جائیں یا غذائی اجزاء خون میں کم شامل ہوں۔ تو دوسرے اعضاء یا تمام بدن کمزور ہو کر بہت نحیف ہو جاتا ہے۔ اور قوت جواب دے دیتی ہے۔ اور سب تحقیقاتیں اس بات پر متفق ہیں، کہ منی کی پیدائش کے بعد اگر وہ خارج نہ ہو۔ تو دوبارہ خون میں جذب ہو کر جزو بدن بنتی ہے۔ اور جسم کی طاقت اور توانائی کا باعث بنتی ہے۔ مردانہ رعب داب، طاقت وتوانائی، حُسن وجمال وغیرہ سب منی کے دوبارہ جذب ہونے کا نتیجہ ہے۔ تو بس ثابت شدہ امر ہے کہ روح بھی اور منی بھی خون کے کارآمد اجزاء سے پیدا ہوتی ہے اور خون میں کارآمد اجزاء کی موجودگی اس امر پر منحصر ہے کہ اچھی اور طاقت والی غذا کھائی جائے۔ اور معدہ اسے اچھی طرح ہضم کر کے خون میں شامل کر دے۔ اور خون میں سے ان اجزاء کا اخراج اس حد تک ہو جس حد تک وہ پیدا اور موجود ہوں۔ ورنہ آمد سے خرچ زیادہ ہو کر موجب کمزوری خون ہوتا ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ جلق، اغلام اور کثرت مباشرت سے احلیل میں خفیف سا ورم پیدا

ہوجایا کرتا ہے۔اور ذکاوتِ حس کے بڑھ جانے سے جریان منی کی نوبت آجاتی ہے۔اور منی کے اخراج سے اعصاب سست اور ناکارہ ہوجاتے ہیں۔

جریانِ منی: پاخانہ کے وقت قبض کی حالت میں کونتھنے سے یا عام طور پر بول کے وقت بول سے پہلے یا اس کے بعد یا درمیان بول کے دہات کا نکلنا، یا سوتے میں کسی صورت کو دیکھنے کے بعد یا بلا دیکھے صورت محسوس ہوتے یا بے خبری کی حالت میں چلتے ہوئے گاڑھے کپڑے کی رگڑ سے یا شہوانی خیالات کے پیدا ہونے یا اور کسی طرح جبکہ بلا ارادہ منی کا اخراج ہوجایا کرے۔تو اُسے ''جریانِ منی'' کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔جریان ایک عادی لفظ ہے۔جوان تمام حالتوں پر بولا جاتا ہے جن میں کہ بلا خواہش کئے یا بلا ہمبستری کئے منی نکل جایا کرے۔اور جریان منی اس وقت تک مستقل صورت اختیار نہیں کرتا جب تک کہ خزانہ منی کے اعصاب کمزور نہ ہوجائیں۔یا منی بے حد رقیق نہ ہوجائے خواہ کوئی اور سبب ہو یا نہ ہو۔خصوصاً خزانہ منی کے پٹھوں کی حس ضرورت سے زیادہ بڑی ہوئی ہوتی ہے۔اعصاب منی کی زیادہ حس ہونے کے ساتھ سرعت انزال، احتلام کا ہونا بھی ضروری ہے۔مباشرت میں وقت مقررہ سے پیشتر منی کا اخراج ہونا سرعت انزال ہے۔اور سوتے میں منی کا خارج ہونا ''احتلام'' کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، بعض وقت بول کے ساتھ بعض دیگر رطوبات یا رسوب وغیرہ کا بھی اخراج ہوا کرتا ہے۔جس سے جریان منی یا دہات گذرنے کا شبہ ہوتا ہے۔

اس لئے ضروری ہے کہ ان کا باہمی فرق اور علامات فارقہ و متخیرہ کی تشخیص کرلی جائے۔تاکہ اصل مرض و غرض میں فرق معلوم ہو۔معدہ، جگر، امعار، گردوں اور مثانہ وغیرہ کی خرابی سے بعض اوقات رسوبات سے نکلا کرتے ہیں۔جس سے بول گدلا سا معلوم ہوا کرتا ہے۔ان کے علاوہ غدہ قدامیہ کی رطوبت جس کو ''مذی'' کہتے ہیں۔بوقت خیزش و انتشار عضو کے سوراخ کو تر کردیتی ہے تاکہ منی کی حدت سے عضوی نالی کو کسی قسم کی گزند نہ پہنچے۔اور دیگر دوسری گلٹیوں کی رطوبت جس کو ''ودی'' کہتے ہیں جو کہ بول گرتے وقت ان گلٹیوں سے نکل کر بول کے ساتھ شامل ہوجایا کرتی ہے تاکہ بول کی تیزی کو کم کرے، یہ ہر دو رطوبات بعض اوقات ضرورت سے یا معمول سے زیادہ نکلا کرتی ہیں۔جن سے جریان منی کا شبہ ہوتا ہے یا ہوسکتا ہے۔

رسوبات: بول کسی محفوظ برتن میں رکھنے سے تہ نشین ہوجایا کرتے ہیں چونکہ ان کی کئی اقسام ہیں، اور ہر ایک کی شناخت کے لئے علٰیحدہ علٰیحدہ علامات متمیزہ ہیں۔اگر ان کا تذکرہ کیا جائے تو یہ مضمون ایک علٰیحدہ کتاب کی صورت اختیار کرلے گا۔اس لئے ان کو ترک کرتا ہوں، اور صرف ایک موٹی سی شناخت تحریر کرتا ہوں کہ ہر معالج اس کو تمیز کرسکے۔اور وہ یہ ہے کہ جریان منی میں اجرام منی کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔دوسری رطوبات میں اجرام منی نہیں پائے جاتے۔پس خوردبین کے ذریعہ بآسانی اجرام منی دیکھے جاسکتے ہیں۔اور سہولت سے تمیز اور تحقیق ہوسکتی ہے۔اگرچہ رطوبات مذی اور ودی کا

کثرت سے یا زیادہ نکلنا عضو میں سستی پیدا کر دیتا ہے۔ اور قوت مردی کو بھی نقصان پہنچا تا ہے۔ مگر جو نقصانات کہ منی کے اخراج سے اعضائے تناسلِ اور تمام بدن میں پیدا ہو جاتے ہیں اور سرعت کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں ان کا عشر عشیر بھی ورودِ مذی اور ودی وغیرہ سے نہیں ہوتا۔

اسبابِ جریان: جریان کے جو اسباب آج کل عام طور پر پائے جاتے ہیں، وہ تو جلق، اغلام، کثرت مباشرت اور کثرت شہوانی خیالات ہیں۔ جن کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ لیکن جن وجوہات سے مرض جریان پیدا ہو سکتا ہے اگر ان کو تقسیم کیا جائے تو پانچ قسم پر منقسم ہو سکتے ہیں۔

(۱) فساد منی۔ (۲) فساد اوعیہ منی۔ (۳) فساد معلہ محافظ منی۔ (۴) گردوں کا فساد۔ (۵) اعضائے لبادی کا فساد۔

ان میں ہر ایک سبب میں اور بہت سے اسباب شامل ہیں جن کا ذکر مفصل نہیں۔ مگر مجمل طور پر کچھ تحریر کر دیا گیا ہے۔ تا کہ یہ مضمون اہل سمجھ کے لئے کارآمد بن سکے۔

علاماتِ جریان: جب جریان کا مرض ایک عرصہ تک کسی شخص کو عارض رہے۔ تو اس میں مندرجہ ذیل تکلیفات اور عوارضات پیدا ہو جاتے ہیں۔

(۱) مریض تکان کا متحمل نہیں ہو سکتا۔

(۲) دماغی یا جسمانی محنت سے بہت جلد تھک جاتا ہے۔

(۳) اس کے خیالات منتشر ہو جایا کرتے ہیں۔

(۴) حافظہ میں فتور اور فہم وادراک میں خلل رہتا ہے۔

(۵) سر بھاری رہتا ہے۔

(۶) عصبی دردیں مثلاً چہرہ سینہ اور کمر وغیرہ میں خفیف سا درد رہتا ہے۔

(۷) کھانے کے بعد معدہ میں درد ثقیل ڈکار اور نفخ پیدا ہو جاتا ہے۔

(۸) سینہ میں جلن اور تیزابی کیفیت۔

(۹) کھانے کے بعد نیند کا غلبہ۔

(۱۰) سوزش قلب ہول دل یا دل کا ڈوبنا۔

(۱۱) طبیعت میں بے استقلالی۔

(۱۲) رات کو بے خوابی یا بدخوابی۔

(۱۳) دوران سر یعنی سر چکرانا۔

(۱۴) کانوں میں آواز طنین ۔

(۱۵) درد کمر۔

(۱۶) قبض عام حالت میں۔

ان کے علاوہ بول میں خلل واقعہ ہوجاتا ہے۔مختلف قسم کے رسوب فاسفیٹ اس میں نکلتے ہیں۔کبھی مثانہ میں بھی خراش ہوجاتی ہے۔ مثانہ کی گردن سے مقعد اور حشفہ تک درد اور بار بار بول کی حاجت ہوتی ہے ۔ احلیل میں خراش اور سوزش ہوتی ہے۔لرزہ سا پایا جاتا ہے،ریڑھ پر چیونٹیاں سی رینگتی معلوم دیتی ہیں۔رانوں وغیرہ میں درد اور پنڈلیوں میں پھڑکن ،سماعت میں فرق، ذائقہ میں خلل، جلد کا سیاہی مائل زرد، آنکھوں میں نیلے حلقے ،سر کی چندیا میں درد، انثیین میں خفیف خفیف درد، دقت تنفس،طبیعت چڑچڑی غصہ ور، تنہائی پسند،لوگوں کے میل جول سے طبیعت متنفر،مایوسی، پست ہمتی، آواز کمزور و بے طاقت اور کمزور و بے طاقت، آلات تناسلِ کی کمزوری،قوتِ باہ باطل یا بالکل کم، جماع کرنے سے بہ سبب نقائصِ منی نطفہ انعقاد نہیں پکڑتا۔ ہڈیاں دکھتی ہیں۔ ضعفِ اعصاب وضعفِ دماغ کی علامتیں پیدا ہوجاتی ہیں۔ہضم میں فتور آجاتا ہے، آخر اشتہا کم ہوجاتی ہے ۔ روز بہ روز لاغری بڑھتی جاتی ہے ، اور مریض مسلول سا معلوم ہوتا ہے ۔ اگر اس اثناء میں تپ شدید ہوجائے تو مریض میں قوتِ برداشت کم ہونے کی باعث جلد خاتمہ ہوجاتا ہے۔ اکثر اوقات آدمی پاگل ہوجاتا ہے، بالخصوص جہاں سبب جلق ہو۔تو اکثر مرگی پڑ جاتی ہے ۔یا فالج کا حملہ ہوتا ہے گویا یہ سب علامات یا سوء طبیعت معدہ کی علامات ہیں۔ جو بڑھتے بڑھتے اس حد تک پہنچ جاتی ہیں ، حقیقت میں جلق، اغلام۔کثرت مباشرت کی عادات سوء طبیعت معدہ والے مریض کو ہوا کرتی ہے ۔ اور یہی سبب اس کا اولیٰ ہے ۔ بورک ایسڈ سے حموضت دم ہوکر دورانِ خون میں مل کر ایسی خواہشات کا موجب ہوا کرتا ہے۔ مریض ان عادات پر مجبور ہوتا ہے جہاں جہاں یہ مادہ پہنچتا ہے ۔ اُس اُس عضو کے فعل میں تفریط اور افراط پیدا ہوتی ہے ۔ مریض بے چارہ ایک مشت استخواں بن کر رہ جاتا ہے۔ اللھم احفظ

تشخیصِ مرض: علامات جو عام طور پر جریان منی کی موجودگی میں پائی جاتی ہیں۔ ابتدائی اور آخری حالت میں وہ تو مذکور ہوتیں۔اب یہ امر نہایت آسان ہے کہ جب کوئی ایسا مرض سامنے آئے اور اس میں ان علامات سے اکثر پائی جائیں تو اس کی نسبت یقین کر لینا چاہیئے کہ یہ سوء طبیعت معدہ یا سوزش مزمن معدہ کا مریض ہے۔جس کو متقدمین سوء مزاج معدہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ جلق اغلام ، کثرت مباشرت اس کے بعد جریان احتلام ، سرعت انزال ، کمزوری

، نامردی، آگے بڑھ کر سوزاک قرحہ آتشک وغیرہ بنتا ہے۔ وہ ہماری خود کردہ کرتو تیں ہیں۔

علاج: تشخیص کے مختصر سے بیان سے ہی آپ اصول علاج کا استخراج بخوبی کرسکتے ہیں۔ اور یہ معلوم ہوسکتا ہے کہ کون سا صحیح اور سچا راستہ ہے۔ جس پر قدم زنی سے کوئی شخص اس مشکل سے جانے والے مرض کا خاطر خواہ علاج کرسکتا ہے۔ پہلا اصولِ علاج جسے کسی بھی حالت میں نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ اور کبھی احیاناً فراموش ہوجائے تو علاج سے بجائے فائدہ کے سخت ترین نقصان کا اندیشہ ہے۔ وہ یہ ہے کہ اگر اعضائے تناسل میں ذکاوت حس پیدا ہوچکی ہو تو جب تک اسے زائل نہ کرلیا جائے اس وقت تک کسی مقوی دوا کا استعمال ہرگز ہرگز نہیں کرنا چاہیے۔ اور اگر کسی حالت نازک کی وجہ سے جبکہ بے حد کمزوری ہو۔ تقویت کی اشد ضرورت پیش آجائے تو مسکن اور مخدر کافی تعداد میں شامل کرلی جائیں۔ یا ایسی ادویہ کی تلاش کی جائے جو مقوی ہونے کے ساتھ مخدر اور مسکن اعصاب بھی ہوں۔ اور کسی جگہ کے اجتماع خون کو دور کرنے والی ہوں۔ تاہم محرک اعصاب ادویہ کی تو کسی طرح بھی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ ان موٹے موٹے اصولوں کے سمجھ لینے کے بعد اب ان صورتوں کو مدِ نظر رکھ لینا چاہیے۔ جو مرض کی ابتدائی حالت میں بصورت اسباب اور اس کی ترقی کے زمانہ میں یا انتہا تک پہنچنے کے زمانہ میں پیدا ہوسکتی ہے۔ اب میں وہ اپنا بہترین علاج تحریر کرتا ہوں جو میرا معمول ہے۔ اور جس کے ذریعہ اس وقت بلا مبالغہ ہزار ہا مریض صحت یاب ہوچکے ہیں۔ اور میرے ہاں بے شمار تجربات کے بعد انتہائی اور آخری دوا ان شکایتوں کو رفع کرنے کے لئے قرار دی جاچکی ہے۔ اور میں اس جگہ صرف انہی شکایتوں کو رفع کرنے کے لئے ذکر کروں گا۔ جو آج کل کثیر الوقوع ہیں۔ اور ان دیگر صورتوں اور اسباب کو ترک کردوں گا جن کا مابعد وقوع تو ہوسکتا ہے، مگر نسبتاً کم ہیں کیونکہ میں بطور مضمون کے اس کے لئے لکھ رہا ہوں نہ کہ کتابی حیثیت سے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ میرا مضمون بہت طویل ہورہا ہے۔

ذکاوتِ حس: سب سے پہلے ذکاوت کو دور کرنا بہترین علاج ہے۔ اس کے لئے انگریزی ادویات سے پوٹاشیم برومائیڈ ایک نہایت مفید اور مجرب دوا ہے جس کی خوراک ۱۵ گرین تک دینی چاہیے۔ ہفتہ عشرہ استعمال کرنے سے یقیناً ذکاوت دور ہوجاتی ہے۔ میں نے اس دوائی کو ایک عمدہ تجویز میں بدل لیا ہے۔ یعنی پوٹاشیم برومائیڈ (Potassium Bromide) ایک حصہ اور دانہ دار کھنڈ نو حصہ باہم پیس لیں۔ خوراک ایک ماشہ سے دو ماشہ۔ مناسب بدرقہ یا ہمراہ پانی ایک دن میں دو بار استعمال کریں۔ ہمارے ہاں اس دوائی کو "برومین" (Bromine) کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ دورانِ استعمال میں مریض کو غذا بے نمک دینی چاہیے۔ جس سے برومائیڈ کا اثر جلد اور بہتر ہوتا ہے۔ کیونکہ جب غذا سے نمک نکال دیا جائے تو یہ دوا جسم اور

اعصاب وغیرہ میں خوب جذب ہوتی ہے۔

اور اگر مریض کمزور ہو جائے۔ یا اس کے تکلم میں فرق آ جائے۔ تو پھر اس دوا کا استعمال ترک کر دینا چاہیے۔

سفوفِ ذکاوت: یہ سفوف ذکاوت دور کرنے کی بہترین دوا ہے۔ نسخہ کے لئے دیکھئے "ضمیمہ طبی رہنما"۔

اس کا استعمال ذکاوت کو دور کرتا ہے اور جریان احتلام ومنی ومذی کو دور کر کے تغلیظ منی کرتا ہے۔ نہایت قابل قدر دوائی ہے۔ استعمال کرا کر فائدہ اٹھائیں۔

حَبّ ذکاوت: یہ گولیاں بھی سفوف ذکاوت کے قائم مقام ہیں، اور اس غرض کے لئے تجویز کی گئی ہیں کہ جو مریض سفوف وغیرہ کے استعمال سے متنفر ہوں ان کے لئے استعمال سہل اور عمدہ ہوگا۔

کشتہ قلعی: یہ دوائی بھی ذکاوت کو دور کرنے کے لئے اور تغلیظ منی کے لئے بہت عمدہ ہے۔ اس کو انفرادی طور پر یا دوسری ایسی ادویہ کے ساتھ ملا کر دینے سے خاطر خواہ فائدہ ہوتا ہے۔ کشتہ کرنے کی نہایت سہل اور آسان ترکیبیں مشہور ہیں۔ لیکن مجھے ایک نہایت سہل اور آسان ترکیب قلعی کو کشتہ کرنے کی معلوم ہے۔ جو دوسری تمام ترکیبوں سے اچھی ہے۔ اور اس میں قلعی کو ریزہ ریزہ کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔ اور صرف دو سیر پختہ پا چک دستی کی آگ سے کشتہ ہو جاتا ہے۔

مزید نسخہ جات ومعلومات کتب طب میں بکثرت ہیں، کسی سمجھدار حکیم وطبیب سے مشورہ لیں، نیم حکیم اور کمپیوٹر قسم کے ڈاکٹروں سے دور رہیں کیونکہ مثال مشہور ہے۔ "نیم ملّا خطرہ ایمان، نیم حکیم خطرہ جان۔"

حکایت، جلق (مشت زنی) کے ایک بیمار کی کہانی

جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالشکور صاحب (کلکتہ، انڈیا) تحریر فرماتے ہیں کہ تقریباً اس مرض کے بیماروں کا اکثر یہی حال ہوتا ہے کہ وہ ان کے اکثر نامرد ہو جاتے ہیں یا جوانی میں ہی پیر مرد بوڑھے محسوس ہوتے ہیں ان کا شمار عسیر العلاج لوگوں میں ہوتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں کہ ایک صاحب میرے مطب میں تشریف لائے۔ آنکھوں میں آنسو چھلک رہے تھے، آنکھوں کا حلقہ سیاہ پڑ چکا تھا۔ آنکھوں سے حسرت ودہشت ٹپک رہی تھی۔ غم نصیب ومجسمۂ بیچارگی تھے غرض کہ زندہ درگور ہو چکے تھے۔ ہمارے استفسار پر انہوں نے اپنی کہانی یوں سُنانا شروع کی:

مجھ کو بچپن سے قبیح عادتِ جلق تھی۔ اس کے باعث قضیب کے رگ وپٹھے قطعی بے حس مُردہ ہو گئے۔ اِیستادگی،

تندی اور جوش قطعی ختم ہوگیا اور قضیب کی رگیں اُبھر آئی ہیں اور جڑ کے پاس عضو پتلا ہوگیا اور سکڑ کر سہم کر رہ گیا ہے۔ گذشتہ چار سال سے سرعت انزال کی شکایت ہوگئی ہے۔ گل چینیٔ حُسن کے وقت سفید لیس دار مادہ عضو سے خارج ہونا شروع ہوجاتا ہے اور رطوبت کے خارج ہونے کے بعد قضیب ٹھنڈا اور سُست پڑ جاتا ہے۔ شادی کو عرصہ ۸ سال کا ہوچکا ہے مگر غریب عورت چونکہ شریف النسل ہے اس لئے اس نے اپنی زبان سے اپنی سہیلیوں تک سے اپنی کسمپرسی کی حالت کا ذکر نہیں کیا۔ ورنہ وہ لوگ بڑے متمول ہیں مجھے فوراً مجبور کر کے طلاق دلوا کر دوسری جگہ شادی کردیتے۔ مگر تصویر کے دو رُخ ہوا کرتے ہیں، ایک رُخ نے میری شرافت کو میری عزت اور خاندان کی عزت کو سنبھالا مگر دوسرے رُخ نے پوشیدہ طور پر مجھ کو ناکارہ، نالائق، ارمان زدہ، حسرت نصیب اور مجسمۂ غم والم بنادیا ہے۔ میں اس عرصہ میں آج تک ''فرض زوجین'' ادا نہ کرسکا۔ وائے نصیب! میں نہایت خاموشی سے سنتا گیا، اور نہایت استقلال سے ان کے لئے تیر بہدف دوائیاں سوچتا رہا۔ دماغ دوائیوں کے اثرات تلاش کرتا رہا اور صرف نگاہیں مریض پر جمی رہیں۔ بہرکیف میں نے ان کا مرض یہ تجویز کیا

۔

تجویز مرض وتشخیص: میں نے اس ارمان زدہ شخص کا مرض ضعفِ باہ جسے نامردی یا عنانت کہتے ہیں تجویز کیا۔ جلق کے باعث قضیب کی رگیں (Dorsel.Veins) اور (Dorsel.Arteries) یعنی ورید قضیب اور شرائین قضیب ہاتھوں کی رگڑ کے باعث اُبھر آئی تھیں جس سے عضو پتلا، ٹیڑھا اور سکڑ کر چھوٹا ہوچکا تھا۔ اس کے اسفنجی اجسام قطعی ڈھیلے پڑ گئے تھے۔ نیز اجسامِ نسیجی میں تخلخل واقع ہوچکا تھا جس کے باعث اس کے قضیب میں تندی، تیزی، اِیستادگی اور سختی فنا ہوچکی تھی اور یہ شخص زندہ درگور ہوچکا تھا، لطف ازدواج سے قطعی بے بہرہ اور نعمتِ خداوندی سے قطعی محروم ومسلوب۔ عضو کی رگڑ اور غیر قدرتی فعل کے باعث گردہ، مثانہ، غدۂ قدامیہ (پراسٹیٹ گلینڈ) اور خصیہ کمزور ہوگئے تھے اور ''کیسۃ المنی'' (منی کی تھیلی) کمزور ہوکر لٹک چکی تھی جس کے باعث حُسن سے صرف چھیڑ چھاڑ کرتے ہی مادہ صاف ہوجایا کرتا تھا۔ یہ مذی نہیں تھی بلکہ منی پانی کی طرح سیال ہوکر بہا کرتی تھی۔ دخول کی نوبت تک نہ آتی تھی، غرض کہ ان کی تشخیص یہ ہوئی۔

مکمل تشخیص: (۱) ضعف۔ (۲) کمزوریٔ اعصاب۔ (۳) کمزوریٔ اعضائے تولید۔ (۴) کمزوریٔ عضوئے تناسل۔ (۵) کمزوریٔ اعضائے رئیسہ وشریفہ۔

مجوزہِ علاج: مریض چونکہ متمول تھے اور تعلیم یافتہ بھی۔ میں نے ان سے کہا کہ تین ماہ تک مسلسل ہمارا علاج

جاری رہے گا کیا آپ تین ماہ کے اخراجات ادویہ برداشت کر سکتے ہیں؟ کہنے لگے بیشک جو آپ فرمائیں میں سرآنکھوں سے بجالاؤں گا۔اب تو زندگی آپ کے حوالہ کر چکا ہوں، جب آپ جیسا ناخدائے طب یونانی اور ڈاکٹری مجھے دوبارہ زندگی کے ولولے نہ بخشے گا تو پھر کون سا ذریعہ ہوگا؟ میں نے چار سو روپے ان سے طلب کئے تین ماہ کی ادویات کے لئے انہوں نے فوراً بلا پس وپیش حاضر کر دیئے۔اب مجوزہ نسخہ ملاحظہ ہو۔

حبِ اکسیر اعصاب مشکی:.......۲ گولیاں صبح کو بعد ناشتہ ہمراہ آب تازہ۔

حبِ تریاق مَنی عنبری:.......۲ گولیاں دوپہر کو بعد غذا ہمراہ آب تازہ۔

حبِ مقوی باہ اَعظمی :.......۲ گولیاں شام کو ۴ بجے ہمراہ آب تازہ۔

حبِ اکسیر باہ مرواریدی:.......۲ گولیاں سوتے وقت پانی کے ساتھ۔

پوٹلی عجیب مشکی: روزانہ شب کو ایک پیالہ میں یا ایک گلاس میں گرم پانی لیں، پہلے ایک خوراک دوائے پوٹلی کو ایک مہین (باریک) کپڑے میں اس کی پوٹلی بنائیں اور ایک چینی کے پیالہ میں (ایکشا برانڈی نمبرا) ۴ تولہ ڈال کر نرم آنچ پر ایک پوٹلی کو گرم کر کے برانڈی کے پیالے میں ڈبو کر عضو کو ہلکے ہلکے ہاتھوں خفیف خفیف گرم گرم پوٹلی سے ۱۵ منٹ تک سینک دیں۔اس کے بعد اس پوٹلی کی دوا کو ۲ تولہ شہد خالص میں ملا کر کے عضو پر لیپ کر دیں۔آدھے گھنٹہ بعد عضو کو خفیف نیم گرم پانی والے مذکورہ گلاس میں دس منٹ تک ڈبوئے رکھیں اس کے بعد پانی پھینک دیں اور عضو کو اسی پانی سے دھو کر کپڑے سے پونچھ لیں۔بھاپ کے ذریعہ یہ دوائیں پیوست ہو کر شاندار ایستادگی اور فربہی پیدا کرتی ہیں۔

اس کے بعد ہی "طلائے نشاط برقی" کے چند قطرے عضو پر اُنگلیوں سے لگادیں۔اس نایاب طلاء سے نہ تو جلن ہوگی نہ آبلہ پڑے گا نہ سوزش ہوگی اور جملہ شکایات قضیب رفع ہو کر شاندار قوتِ مردانگی پیدا ہوگی۔

اب میں ذیل میں نسخہ جات درج کر رہا ہوں۔اجزا اصلی ہوں تین ماہ مسلسل علاج جاری رکھنے کے بعد مریض کی تمام کھوئی ہوئی قوتیں عود کر آئیں اور وہ بے پناہ طاقت کے مالک ہو گئے۔

حب اکسیر اعصاب مشکی: شقاقل مصری ۳ ماشہ۔مغز حب الخضر ۳ ماشہ۔مغز تخم کنوچ ۳ ماشہ۔مغز حب الزلم ۳ ماشہ۔مغز تخم فندق ۶ ماشہ۔عود غرقی ۳ ماشہ۔تودری سُرخ ۳ ماشہ۔اسگندنا گوری ۳ ماشہ۔زعفران کشمیری ۶ ماشہ۔مشک خالص ۶ ماشہ۔اِن سب ادویات کو علیٰحدہ علیٰحدہ باریک کر کے باہم مخلوط کریں اور کھرل میں ڈال کر ایکسٹریکٹ ٹیس ٹیس ۴ ڈرام (ساختہ او پیک لیبوریٹری امریکہ) اضافہ کر کے گولیاں بقدر نخود تیار کر کے رکھ چھوڑیں۔قدرے شہد

خالص کی مدد سے گولیاں بنائیں۔ پورے جسمانی اعصابی رباط میں ہیجان عظیم پیدا کرنے والی گولیاں ہیں۔

حبّ تریاق منی عنبری: بہمن سُرخ ۳ ماشہ۔ بہمن سفید ۳ ماشہ۔ تخم اونٹنگن ۳ ماشہ۔ بیج بند سرخ ۳ ماشہ۔ ستاور اتولہ۔ عودصلیب اتولہ۔ تخم سروالی ۳ ماشہ۔ کشتہ قلعی بھنگ والا اتولہ۔ تودری زرد ۳ ماشہ۔ موصلی سیاہ ۳ ماشہ۔ اِن ادویات کو حسب دستور علیٰحدہ علیٰحدہ باریک کریں بعدہٗ اس میں کشتہ قلعی بھنگ والا ایک تولہ اور عنبر اشہب ۶ ماشہ اور ٹیس ٹو ویزن ٹیبلٹس ۳۰ عدد (ساختہ شیرنگ جرمنی) ملا کر کھرل کریں اور لعاب صمغ عربی کی مدد سے گولیاں بقدر نخود بنا کر رکھ چھوڑیں۔ بہترین مغلظ منی اور ممسک گولیاں ہیں۔

حب مقویٔ باہ اعظمی: جوز بوا ۶ ماشہ، بسباسہ ۶ ماشہ، قرنفل ۳ ماشہ، خولنجان شیریں ۳ ماشہ، موصلی سفید ۳ ماشہ، جند بیدستر ۶ ماشہ، ثعلب مصری پنجہ دار ۶ ماشہ، تخم اسپست ۶ ماشہ، تخم بریارہ ۳ ماشہ، برگ قنب تازہ ایک تولہ، کشتہ عقیق ۶ ماشہ، سنگ یشب محلول ۶ ماشہ، اِن ادویات کو بھی حسب دستور علیٰحدہ علیٰحدہ پیس کر کشتہ عقیق معتبر۔ سنگ یشب محلول ملا کر کھرل میں ڈال کر ایمی ٹون ٹیبلٹس ۵۰ عدد (ساختہ فریک لونگ اینڈ کمپنی سوئیزر لینڈ) اور لعاب صمغ عربی اضافہ کر کے خوب کھرل کریں اور گولیاں بقدر نخود بنا کر رکھ چھوڑیں۔ یہ گولیاں منی کو گاڑھا کر کے مثانہ اور گردے کو مضبوط کرنے میں بیمثل ہیں اور سرعتِ انزال کا قطعی قلع قمع ہوجاتا ہے۔

حب اکسیر باہ مرواریدی: ریگ ماہی ایک تولہ، عودبلساں ۳ ماشہ، تخم گذر ۳ ماشہ، عودصلیب ۳ ماشہ، عودغرقی ۶ ماشہ، جوزبوا ۳ ماشہ، درونج عقربی ۳ ماشہ، ماہی اوبیان زعفران خالص ایک تولہ، مشک خالص ۶ ماشہ، مصطگی رومی ۳ ماشہ، اِن ادویات کو علیٰحدہ علیٰحدہ باریک کر کے کھرل میں ڈال کر پیسیں بعدہٗ اس میں فوس فومین ٹیبلٹس (ساختہ لندن) اضافہ کر کے اس کی گولیاں بقدر ۴۵ عدد نخود بنا کر رکھ چھوڑیں۔ یہ گولیاں مقویٔ باہ، ممسک اور مردہ رگوں میں بجلی جیسی کرنٹ پیدا کر کے گئے گذرے انسان کو فولاد بنا دیتی ہیں۔

پوٹلی عجیب مشکی: برادۂ دندان فیل ۹ ماشہ، مغز نارجیل ۹ ماشہ، تخم مالکنگنی ۹ ماشہ، آنبہ ہلدی ۹ ماشہ، کنجد سیاہ ۹ ماشہ، مغز پنبہ دانہ ۹ ماشہ، گھونگچی سفید و سرخ ۹ ماشہ، خراطین خشک ۹ ماشہ، زعفران ۹ ماشہ، عاقرقرحا ۹ ماشہ، تخم خرطم ۹ ماشہ، بیربہوٹی ۹ ماشہ، گل ناگیسر ۹ ماشہ، قرنفل ۹ ماشہ، تخم شبت ۹ ماشہ، دارچینی قلمی ۹ ماشہ، مشک ۹ ماشہ، تخم ہالون ۹ ماشہ، کلونجی ۹ ماشہ، ریگ ماہی ۹ ماشہ مغز تخم کنواچ ۹ ماشہ

اِن کو کوٹ چھان کر ۳۔۳ ماشہ کی پوٹلیاں بنا ڈالیں اور حسب دستور مذکورۂ بالا کام میں لائیں۔

طلائے نشاط برقی: بیر بہوٹی ۲ تولہ، زلوئے خشک ۲ تولہ، شنگرف رومی ایک تولہ، خراطین خشک ایک تولہ، ریگ ماہی ایک تولہ، بالچھڑ ایک تولہ، گھونگچی سیاہ ۲ تولہ، جاوتری ایک تولہ ۹ ماشہ، جوز بوا ایک تولہ ۹ ماشہ، عاقر قرحا ۲ تولہ۔

اِن ادویات کو کچل کر سوعدد زردیٔ بیضۂ مرغ کے ہمراہ کھرل کر کے بذریعہ آتشی شیشی طلاء کشید کریں۔ جب سرد ہو جائے شیشی میں رکھ کر اس میں "آئیلیم فوسفورٹیا" روغن فاسفورس (ساختہ باقی لالیبوریٹری فرانس) اضافہ کر کے رکھ چھوڑیں بیمثل طلاء تیار ہے۔

دوائے مجلوقین مشکی: سم اسپ مشکی ایک تولہ، برادۂ دندانِ فیل ایک تولہ، مالکنگنی ایک تولہ، کانفل ایک تولہ، تخم کنوچ ایک تولہ، عاقر قرحا ایک تولہ، اسارون ایک تولہ عود بلساں ایک تولہ، کنجد سیاہ ایک تولہ، جوز بوا ایک تولہ، زعفران ایک تولہ، بسباسہ ایک تولہ، گھونگچی سرخ ایک تولہ، زلوئے خشک ایک تولہ، خراطین خشک ایک تولہ، شونیز ایک تولہ، تخم انجرہ ایک تولہ، عود صلیب ایک تولہ، عود غرقی ایک تولہ، بیر بہوٹی ایک تولہ۔

اِن کو کوٹ چھان کر اس میں مشک خالص ٦ ماشہ ملا کر ۳۔۳ ماشہ کی ۳۰ پڑیاں بنا ڈالیں۔ ایک پڑیا کی دوا شب کو سوتے وقت ۲ تولے شہد میں ملا کر قضیب پر لیپ کر دیں۔ ایک گھنٹے تک لیپ چڑھائے رہیں اس کے بعد ایک شیشے کے گلاس میں نیم گرم پانی لیں اور اس میں لیپ لگا ہوا قضیب ڈبوئے رکھیں ۱۵ منٹ تک، اس کے بعد پانی پھینک دیں اور قضیب کو کپڑے سے پونچھ ڈالیں اور پھر چند قطرے قضیب پر مل لیا کریں۔

سفوفِ اکسیر مجلوقین عنبری: موصلی سفید ۲ تولہ، شقاقل مصری ایک تولہ، ثعلب مصری ۲ تولہ، خُرمس مقشر ایک تولہ، گل نوفل ایک تولہ، تخم اسپت ایک تولہ، تخم انگن ایک تولہ، تخم ہر ہرہ ایک تولہ، موصلی سیاہ ۲ تولہ، عود صلیب ۲ تولہ، ان ادویات کو کوٹ چھان کر اس میں کشتہ قلعی بھنگ والا ایک تولہ، عنبر اشہب ٦ ماشہ، مروارید فاسفتہ خوب باریک کر کے ملا دیں۔ بعدہٗ شکر خام ملا کر رکھ چھوڑیں۔ ۳ ماشہ صبح ۳ ماشہ شام دودھ یا پانی کے ہمراہ مجلوقین کو کھلائیں۔

حب اکسیر مجلوقین طلائی: مصطگی رومی ۹ ماشہ، عود غرقی ۹ ماشہ، جوز بوا ۹ ماشہ، عاقر قرحا ۹ ماشہ، بسباسہ ۹ ماشہ، قرنفل ۹ ماشہ، خولنجان شیریں ٦ ماشہ، علیٰحدہ علیٰحدہ باریک کر کے کھرل میں ڈالیں پھر اس میں کشتہ طلاء اصلی ۲ ماشہ، کشتہ نقرہ اصلی ٦ ماشہ ملا کر خوب کھرل کریں اور بقدر ضرورت لعاب صمغ عربی اضافہ کر کے گولیاں چنے برابر بنا کر رکھ چھوڑیں۔ ۴ گولیاں دوپہر کو بعد غذا اور ۴ گولیاں شب کو سوتے وقت ہمراہ آب تازہ کھلائیں۔ بادی اور ترش اشیاء سے پرہیز کریں اور فعلِ قبیح پر لعنت بھیج دیں اور گندی فحش قسم کے لٹریچر سے باز آئیں۔

ان ادویات سے تمام کھوئی ہوئی طاقتیں پھر سے واپس آجاتی ہیں۔تمام اعضائے رئیسہ دل، دماغ، جگر، مثانہ، گردہ، کیسۃ المنی، غدہ قدامیہ ان تمام اعضا کی کمزوریاں دفع ہوجائیں گی اور ان میں پھر سے جان آجائے گی اور قضیب کی جملہ شکایتیں رفع ہوکر مکمل انتشار، مکمل ایستادگی اور ازسر نو مردہ رگوں میں جان آجائے گی۔ یہ دوائیں بیمثل اور عجیب الفعل ہیں۔

مزید نسخہ جات اور تحقیق انیق کے لئے دیکھئے "کتاب تریاق استمناء" (فارسی) مصنفہ حکیم امام الدین پاکپٹی مرحوم۔

فقط والسلام

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ الکریم الامین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور۔پاکستان